كتاب الصلاة

المسائل المهمة المتعلقة بأبواب الصلاة

مع ذكر الأدلة من الكتاب والسنة

(باللغة الأردية)

إعداد

د.محبوب أحمد أبوعاصم

نماز کے مسائل (کتاب الصلاۃ)

نماز کی فرضیت واھمیت

1. **نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے شبِ معراج کا تحفہ ہے،** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((بُنِیَ الْاِسْلاَمُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ اِقَامِ الصَّلاَۃِ وَ اِیْتَاءِ الزَّکَاۃِ وَ الْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ))''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا'' (بخاری).

قیامت کے روز حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلاَتُہٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَ اِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَ خَسِرَ)) ''قیامت کے روز بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے اگر نماز (سنت کے مطابق) درست ہوئی تو بندہ کامیاب و کامران ہوگا، اور اگر نماز خراب ہوئی (یعنی سنت کے مطابق نہ پائی گئی) تو ناکام و نامراد ہوگا'' (ترمذی: صحیح).

نماز کی فضیلت

2. روزانہ باقاعدگی سے پانچ نمازیں ادا کرنے سے تمام صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَہْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِکَ یُبْقِی مِنْ دَرَنِہٖ؟ قَالُوْا : لَا یُبْقِی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْئًا ، قَالَ: فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلاَتِ الْخَمْسِ یَمْحُوا اللّٰہُ بِہَا الْخَطَایَا)) ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ اس نہر میں ہر روز پانچ مرتبہ نہائے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: نہیں، کسی قسم کا میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے۔اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے ذریعہ گناہ مٹادیتا ہے'' (بخاری و مسلم).

بے نماز کا حکم اور اس کا انجام

3. **نماز ترک کرنا کفر ہے:** اسلام اور کفر کے درمیان حد فاصل نماز ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((بَیْنَ الرَّجُلِ وَ بَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلاَۃِ)) (مسلمان) آدمی اور شرک یا کفر کے درمیان (حد فاصل) ترکِ نماز ہے'' (مسلم)

4. بے نماز کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف جیسے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ((مَنْ حَافَظَ عَلَیْہَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَ بُرْہَانًا وَنَجَاۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ، وَ مَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْہَا لَمْ یَکُنْ لَہٗ نُوْرًا وَّ لاَ بُرْہَانًا وَ لاَ نَجَاۃً ، وَکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ

قَارُوْنَ وَ هَامَانَ وَ فِرْعَوْنَ وَ اُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ))"جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لئے نماز قیامت کے روز نور، برہان (حجت) اور نجات کا باعث ہوگی، اور جس نے نماز کے حفاظت نہ کی اس کے لئے نہ نور ہوگا، نہ برہان اور نہ نجات، نیز قیامت کے روز اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور اُبَی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔" (ابن حبان: حسن).

5. اگر کوئی نماز کی فرضیت کے اقرار کے باوجود اسے ادا نہ کرے تو مسلمان حکمران اسے نماز پڑھنے کا حکم دے، اگر پھر بھی نہ پڑھے تو اسے مرتد ہونے کی وجہ سے قتل کیا جائے، اسے غسل کفن نہ دیا جائے اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے، اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے، اور اس کا چھوڑا ہوا مال وراثوں پر تقسیم کرنے کی بجائے بیت المال میں جمع کیا جائے. (فتاوی اللجنۃ الدائمۃ 49/6).

نماز سے غفلت کی سزا

6. سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی حدیث میں سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ((اَمَّا الَّذِیْ یُثْلَغُ رَأْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ یَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَیَرْفُضُهٗ ، وَیَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ))"جو شخص قرآن یاد کرکے بھلادیتا ہے اور فرض نماز پڑھے بغیر سوجاتا ہے اس کا سر پتھر سے کچلا جارہا تھا" (بخاری)

صرف نمازِ عصر کا فوت ہوجانا ایسا ہے جیسے کسی کا مال اور اہل وعیال لُٹ جائے۔ سیدنا ابن عمر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَلَّذِیْ تَفُوْتُهٗ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَ مَالُهٗ))"جس شخص کی نمازِ عصر فوت ہوجائے اس کی حالت اس شخص کی طرح ہے جس کا اہلُ وعیال اور مالُ واسباب ہلاک ہوگیا ہو" (متفق علیہ)

عشاء اور فجر کی نماز سے پیچھے رہنا منافقت کی علامت ہے: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَیْسَ صَلَاةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَ الْعِشَاءِ ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَیُقِیْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً یَؤُمُّ النَّاسَ ، ثُمَّ اٰخُذَ شُعَلاً مِنْ نَارٍ فَاُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لاَ یَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ))"منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں ہوتی اگر انہیں پتہ چل جائے کہ دونوں نمازوں کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو ان دونوں نمازوں میں ضرور آتے خواہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑتا۔ میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اقامت کہے، پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرائے، اور خود آگ کا ایک شعلہ لے کر ان لوگوں (کے گھروں) کو جلادوں جو اس (اذان اور اقامت کے) بعد نماز کے لئے نہیں نکلتے" (متفق علیہ).

بچے کو کب نماز کا حکم دیا جائے ؟

7. سات سال کے بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے، اور اگر دس برس کی عمر میں بھی نماز کا عادی نہ بنے تو اسے مار کر نماز پڑھوانی چاہئے: سیدنا عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَ هُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ ، وَ اضْرِبُوْهُمْ عَلَیْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ ، وَ فَرِّقُوْا بَیْنَهُمْ فِی الْمَضَاجِعِ))"جب تمہارے بچے سات برس کے ہوجائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا

حکم دو، جب دس برس کے ہو جائیں اور نماز باقاعدگی سے نہ پڑھیں تو نماز پڑھانے کے لئے انہیں مارو، نیز دس برس کی عمر کے بچوں کو علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ" (ابوداؤد: صحیح)

مساجد اور نماز پڑھنے کی جگہ کے مسائل

8. **امتِ مسلمہ کے لیے زمین بھر کو مسجد بنایا گیا ہے۔** سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَ طَهُوْرًا ، اَیُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْیُصَلِّ)) "میرے لئے زمین کو مسجد اور مٹی کو پاک کرنے والی بنایا گیا ہے۔ لہٰذا میری امت کے لوگوں کو جہاں کہیں بھی نماز کا وقت آئے، ادا کرلیں" (متفق علیہ)

9. **مسجد بنانے کی ترغیب:** اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ((اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِی الدُّوْرِ ، وَاَنْ تُنَظَّفَ وَ تُطَیَّبَ)) رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مساجد بنانے، انہیں پاک صاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے" (متفق علیہ).

10. **مسجد بنانے کی فضیلت:** سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا یَبْتَغِیْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِی الْجَنَّةِ)) "جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی گھر بنائے گا" (متفق علیہ).

11. **اللہ کے نزدیک بہترین جگہ مسجد ہے:** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا، وَ اَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا)) "اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ جگہیں مساجد، اور بدترین جگہ بازار ہیں" (مسلم).

12. **مسجد کی صفائی اور دیکھ بھال کرنا سنت ہے۔** اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد میں) قبلہ کی دیوار پر تھوک یا رینٹ دیکھا تو اسے کھرچ کر صاف کر دیا۔ (مسلم).

13. **نمازی کے آس پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جس سے اس کی توجہ نماز سے ہٹ جائے:** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک نقش و نگار والی چادر میں نماز پڑھی، دورانِ نماز نقش و نگار پر توجہ گئی، تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد (خادم) سے فرمایا: ((اِذْهَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی اَبِیْ جَهْمٍ، وَاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّةِ اَبِیْ جَهْمٍ، فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِیْ)) "یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اس سے سادہ چادر لے آؤ، کیونکہ اس نے مجھے نماز سے غافل کر دیا" (بخاری)،
مزید آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: ((أَمِیطِي عَنَّا قِرَامَكِ هَذَا فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي)) (اس زیبائشی چادر کو ہمارے سامنے سے ہٹا دو، کیونکہ اس کی تصویریں میری نماز میں خلل پیدا کرتی ہیں) (بخاری).

اسی وجہ سے مساجد میں نقش نگار سے منع کیا گیا ہے: سیدنا ابوالدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جب تم اپنی مسجدوں میں نقش ونگار کرنا، اور قرآن کی زیب وزینت کرنا شروع کردوگے تو اسی میں تمہاری تباہی ہوگی) (صحیح الجامع)، اور مسند احمد میں انس -رضی اللہ عنہ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ((**لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ**)) "اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک لوگ مسجدوں پر فخر کرنا شروع نہ کردیں" (صحیح ابوداود).

14. **مساجد میں کسی بدبودار چیز کا ہونا منع ہے**: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**مَنْ اَكَلَ ثُومًا اَوْ بَصَلًا فلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِىْ بَيْتِهِ**)) "جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے اور اپنے گھر میں ہی بیٹھے" (متفق علیہ).

15. **مساجد میں کاروباری اور دوسرے دنیاوی معاملات کی گفتگو کرنا ناجائز ہے**۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا: لَا اَرْبَحَ اللهُ تِجَارَتَکَ ، وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا: لَا رَدَّ اللهُ عَلَيْکَ**)) "جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید وفروخت کرتے دیکھو تو کہو: اللہ تعالیٰ تجھے تجارت میں نفع نہ دے۔ اور جب کسی کو اپنی گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرتے دیکھو تو کہو: اللہ تعالیٰ تجھے کبھی واپس نہ دے"۔ (ترمذی: صحیح).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَحَلَّقُونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ، وَلَيْسَ هِمَّتُهُمْ إِلا الدُّنْيَا، لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ، فَلا تُجَالِسُوهُمْ**)) (لوگوں پر ایسا وقت آئے گا جب وہ مسجدوں میں دنیا کی باتوں کے لیے حلقوں میں بیٹھیں گے، اللہ کو ایسے لوگوں کی کوئی حاجت نہیں، چنانچہ ان کے ساتھ مت بیٹھو) (المستدرک: صحیح).

16. **عبادت کے لیے صرف تین مسجدوں کا سفر کرنا جائز ہے**: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلاَّ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى، وَمَسْجِدِىْ هٰذَا**)) "تین مساجد: مسجدِ حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی کے علاوہ کسی دوسری جگہ کے لئے (ثواب کی نیت سے) سفر اختیار نہ کرو" (متفق علیہ)

17. **مسجد قباء میں نماز پڑھنے کا ثواب** عمرہ کے برابر ہے۔ اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((**صَلاَةٌ فِىْ مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ**)) "مسجد قباء میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے" (ابن ماجہ: صحیح).

18. **کافر کا مسجد الحرام میں داخلہ منع ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ يَقْرَبُواْ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا} (اے ایمان والو: بیشک مشرک ناپاک ہیں، چنانچہ اس سال کے بعد وہ مسجدِ الحرام کے قریب نہ پھٹک پائیں) (التوبة: 28)، لیکن کسی مصلحت کے پیشِ نظر کافر کو کسی دوسری مسجد میں داخل کیا اور ٹھہرایا جا سکتا**

ہے، بشرطیکہ اس میں: بے پردگی اور تصویروں جیسی کوئی شرعی قباحتیں نہ ہوں: جیسا کہ صحابہ کرام نے ثمامہ بن اثال کو گرفتار کرکے مسجد نبوی کے ستون کے ساتھ باندھا تھا، (متفق علیہ) (فتاوی ابن باز: 356/8).

19. **مسجد میں معمولی قسم کے جائز کھیل کھیلے جاسکتے ہیں:** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ میرے لیے پردہ بنے ہوئے تھے، اور میں مسجد میں حبشیوں کے کھیل کو دیکھ رہی تھی) (متفق علیہ).

20. **حمام، قبرستان، اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا منع ہے:** سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَلْاَرْضُ کُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلاَّ الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ)) ”قبرستان اور حمام کے سوا ساری زمین مسجد ہے“ (احمد، ابوداؤد، ترمذی/ صحیح).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَ لاَ تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ)) ”بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو' مگر اونٹوں کے باڑہ میں نماز نہ پڑھو۔“ (ترمذی: صحیح).

21. **قبروں کے پاس نماز پڑھنا منع ہے:** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا: ((لَعَنَ اللهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) ”یہودیوں اور عیسائیوں پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا“ (متفق علیہ)

جس مسجد میں قبر ہو اس میں نماز پڑھنے کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ قبر سامنے ہے، یا یہ مسجد اس قبر کی وجہ سے قبر پر یا اس کے آس پاس بنائی گئی ہے تو ایسی مسجد میں نماز نہیں ہوتی، اللہ تعالی نے مسجد ضرار کے متعلق فرمایا ہے: {لا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا} (آپ کبھی بھی اس مسجد میں نماز کے لیے نہ کھڑے ہو) (التوبۃ: 108)، اور ابو مَرثَد غَنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لاَ تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلاَ تُصَلُّوْا اِلَيْهَا)) ”قبروں پر (مجاور بن) کر بیٹھو، نہ ہی قبروں کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھو“ (مسلم)، لیکن اگر قبر پیچھے ہو اور مسجد کی بنیاد قبر کی وجہ سے نہ رکھی گئی ہو تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس قبر کو وہاں سے نکالنا ہوگا. (فتاوی الشیخ ابن باز 246/10).

22. **مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعاء:** سیدنا ابوحُمید یا ابواُسید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا مانگے: ((اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ ((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) ”الٰہی میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے“ اور جب مسجد سے نکلے تو یہ دعاء مانگے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)) ”الٰہی میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں“ (مسلم).

اوقاتِ نماز

23. **فرض نمازیں اُن کے مقررہ وقت میں ادا کرنا ضروری ہیں:** ارشادِ باری تعالی ہے: {إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا} (بے شک نماز مسلمانوں پر مقرر اوقات میں ادا کرنا فرض کی گئی ہے) (النساء: 103). اللہ تعالی حدیثِ قدسی

میں فرماتا ہے: ((وَ عِزَّتِیْ وَجَلاَلِیْ لاَ یُصَلِّیْہَا اَحَدُکُمْ لِوَقْتِہَا اِلاَّ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ، وَ مَنْ صَلاَّھَا بِغَیْرِ وَقْتِہَا اِنْ شِئْتُ رَحِمْتُهُ وَ اِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهُ)) "میری عزت اور جلال کی قسم جو شخص وقت پر نماز ادا کرے گا میں اسے جنت میں داخل کروں گا، اور جس نے بے وقت نماز ادا کی (یعنی تاخیر سے نماز پڑھی) اسے چاہوں گا تو اپنی رحمت سے معاف کردوں گا، چاہوں گا تو عذاب دوں گا" (طبرانی: حسن).

جو شخص نماز کو بلا عذر قضاء کرکے پڑھتا ہے بعض علماء کے نزدیک اس کا یہ عمل کفر ہے، اور اگر کفر نہ بھی ہو تب بھی کبیرہ گناہ ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: {فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ* الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ} (الماعون: 4-5).

24. پانچوں نمازوں کے اوقات بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ مَا لَمْ يَحْضُرْ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبْ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الأَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعْ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنْ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ)) (نمازِ ظہر کا وقت زوالِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور نمازِ عصر کے آغاز تک رہتا ہے، اور عصر کا وقت (اس وقت شروع ہوتا ہے) جب آدمی کا اصل سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے، اور نمازِ عصر کا آخری وقت سورج کی رنگت زرد ہو جانے تک رہتا ہے، اور نمازِ مغرب کا وقت (غروبِ آفتاب کے ساتھ شروع ہوتا اور) شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے، عشاء کی نماز کا وقت رات کے درمیان نصف تک رہتا ہے، اور نمازِ فجر کا وقت صبح صادق کے آغاز سے شروع ہو کر طلوعِ آفتاب تک رہتا ہے) (مسلم)، ان اوقات کی تفصیل درج ذیل مسائل میں ہے.

25. **نمازِ فجر کا وقت:** صبح صادق طلوع ہونے سے سورج نکلنے تک ہے. سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((وَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعْ الشَّمْسُ)) "صبح کی نماز کا وقت: طلوعِ فجر سے جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے" (مسلم).

سنت یہ ہے کہ فجر کی نماز روشنی ہونے سے پہلے ادا کی جائے: جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے: ((وَالصُّبْحَ: كَانَ اَلنَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ)) "اور نبی کریم ﷺ صبح کی نماز دھندلکے میں ادا کر لیتے تھے" (متفق علیہ).

26. **نمازِ ظہر کا وقت:** سورج ڈھلنے سے لیکر ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے تک ہے. فرمانِ نبوی ہے: ((وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ: مَا لَمْ يَحْضُرْ الْعَصْرُ)) "ظہر کی نماز کا وقت: سورج ڈھلنے سے لیکر آدمی کا سایہ اس کے برابر ہونے تک: (یعنی) جب تک عصر کا وقت نہ ہو جائے" (مسلم).

سنت ہے کہ سخت گرمی میں نمازِ ظہر کو گرمی کی شدت کم ہو جانے تک تاخیر کیا جائے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں: ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ)) "جب گرمی کی شدت ہو تو (ظہر کی) نماز کو ٹھنڈا کرو" (بخاری).

27. **نمازِ عصر کا وقت:** نمازِ عصر کے دو وقت ہیں:

(1) اختیاری وقت: جو ہر چیز کا سایہ اسکے برابر ہونے سے لیکر دھوپ ماند ہونے تک ہے، ارشادِ نبوی ہے: ((وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْس)) "اور عصر کا وقت سورج کے زرد (Yellow) ہونے تک ہے" (مسلم)۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ عصر کے متعلق فرمان ہے: ((وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ)) "آپ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے جبکہ سورج چمکدار ہوتا" (متفق علیہ)۔

(2) اضطراری (یعنی مجبوری کا) وقت: سورج زرد ہونے کے بعد سے غروب ہونے تک ضروری (مجبوری) کا وقت ہے، جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ)) "جس نے غروبِ آفتاب سے پہلے ایک رکعت ادا کر لی اس نے نمازِ عصر پا لی" (متفق علیہ)، اسے اضطراری وقت اس لیے کہا گیا ہے کہ بغیر کسی عذر یا مجبوری کے اس وقت تک نمازِ عصر کو تاخیر کرنا منافقت کی علامت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ، حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ، فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا، لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا)) "یہ منافق کی نماز ہے جو بیٹھا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان ہوتا ہے تو اٹھ کر چار ٹھونگیں لگا لیتا ہے، اللہ کا ذکر کم ہی کرتا ہے" (مسلم)۔

28. **نمازِ مغرب کا وقت:** غروبِ آفتاب سے لیکر افق پر شفق کی سرخی (The red twilight at the horizon) غائب ہونے تک ہے۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے: ((وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبْ الشَّفَقُ)) (مسلم)، لیکن اس کا پہلے وقت میں ادا کرنا افضل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ مغرب کے متعلق فرمان ہے: ((وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ)) "آپ مغرب کی نماز سورج غروب ہونے کے بعد ادا کر لیتے تھے" (متفق علیہ)۔

29. **نمازِ عشاء کا وقت:** سرخی غائب ہونے سے لیکر آدھی رات تک ہے، جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے: ((وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الأَوْسَطِ)) "اور عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے" (مسلم)، لیکن عشاء کی نماز میں سنت ہے کہ لوگوں کی آسانی کے پیشِ نظر جلد یا تاخیر سے ادا کی جائے، جیسا کہ آپ کے متعلق ارشاد ہے: ((الْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا، وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ، كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَئُوا أَخَّرَ)) "اور آپ عشاء کی نماز کبھی جلد اور کبھی دیر سے ادا کرتے، جب آپ دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلد ادا کرتے، اور جب لوگ تاخیر کرتے تو آپ بھی اسے تاخیر سے ادا کرتے" (متفق علیہ)۔

عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا افضل ہے، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں اتنی دیر کی کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا، اور مسجد میں موجود لوگ سونے لگے، پھر آپ ﷺ نکلے نماز پڑھائی اور فرمایا: ((اِنَّهٗ لَوَقْتُهَا لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ)) "اگر مجھے امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا، تو نمازِ عشاء کا یہی وقت مقرر کرتا" (مسلم)۔

30. **نبی کریم تمام نمازیں اول وقت میں ادا فرماتے تھے:** ام فروہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلصَّلَاۃُ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِہَا)) "بہترین عمل نماز کو اول وقت میں ادا کرنا ہے" (ابوداؤد: صحیح).

31. **ایسے ممالک جہاں مسلسل دن، یا مسلسل رات رہتی ہو** — جیسا کہ بعض قطبی علاقوں میں ہے — تو ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے قریبی ممالک کے اوقاتِ نماز پر عمل کریں جہاں رات اور دن کا آنا جانا منظّم انداز سے ہو، اسی طرح وہ علاقے جہاں شفق کی سرخی ختم نہیں ہوتی انہیں بھی چاہیے کہ اپنے قریبی ممالک کے مطابق عشاء کا وقت معلوم کریں.

32. **تین اوقات میں عام نفل پڑھنا منع ہیں:** سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ((ثَلَاثُ سَاعَاتٍ نَہَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ نُصَلِّیَ فِیْہِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِیْہِنَّ مَوْتَانَا: حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَۃً حَتّٰی تَرْتَفِعَ، وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّہِیْرَۃِ حَتّٰی تَمِیْلَ، وَحِیْنَ تَضِیْفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰی تَغْرُبَ)) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین وقتوں میں نماز پڑھنے اور میت دفن کرنے سے منع فرمایا ہے: پہلا: جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے، دوسرا: عین دوپہر کے وقت حتی کہ سورج ڈھل جائے، اور تیسرا: جب سورج غروب ہو رہا ہو حتی کہ پوری طرح غروب ہو جائے" (مسلم).

33. **تحیۃ المسجد، وضو کے نفل، اور طواف کی دو رکعتیں کسی وقت بھی ادا کی جاسکتی ہیں،** سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد مناف کو حکم دیتے ہوئے فرمایا: ((یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِہٰذَا الْبَیْتِ وَ صَلّٰی اَیَّۃَ سَاعَۃٍ شَآءَ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَہَارٍ)) "کسی کو بیت اللہ کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے منع نہ کرو، خواہ دن یا رات کا کوئی سا وقت ہو" (ابوداؤد ترمذی، نسائی: صحیح).

سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ)) "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت تحیۃ المسجد نہ ادا کر لے" (متفق علیہ).

34. **جمعہ کے دن زوال کے وقت نفل پڑھنا جائز ہیں:** سیدنا عبداللہ بن سیدان سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا، ان کا خطبہ اور نماز نصف النہار سے پہلے ہوتی تھی، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا، ان کا خطبہ اور نماز نصف النہار کے وقت ہوتی تھی، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا، ان کا خطبہ اور نماز زوال کے وقت ہوتی تھی۔ میں نے کسی بھی صحابی کو ان حضرات کے فعل پر اعتراض یا احتجاج کرتے نہیں دیکھا"۔ (دارقطنی: حسن).

اذان کے مسائل

35. **اذان کا حکم:** پانچوں نمازوں اور جمعہ کے لیے اذان و اقامت مردوں پر فرضِ کفایہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: {یَا أَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاۃِ مِن یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا إِلَیٰ ذِکْرِ اللَّہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ} (اے ایمان والو: جمعہ کے روز جب نماز کے لیے منادی کی جائے تو اپنے کاروبار چھوڑ کر نماز کے لیے آؤ) (الجمعة: 9)، اور نبی کریم کا فرمان ہے: (جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے کوئی اذان کہے)، اور اسی پر امت کا اجماع ہے.

36. **سفر میں، اور فوت شدہ نماز کی اذان مسنون ہے:** سفر میں دو آدمی بھی ہوں، تو انہیں اذان کہہ کر باجماعت نماز ادا کرنی چاہئے۔ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (دو آدمی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جو سفر کرنا چاہتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نصیحت فرمائی: ((اِذَا اَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا))"جب دونوں سفر کے لئے نکلو، تو اذان اور اقامت کہو، پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے" (بخاری).

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ایک لمبی حدیث جس میں دورانِ سفر غلبہ نیند اور تھکاوٹ کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام فجر کی نماز سے سو گئے حتی کہ سورج طلوع ہو گیا، تو اس وقت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح روزانہ نماز پڑھاتے تھے. (مسلم).

37. **اکیلے آدمی کے لیے بھی سفر وحضر میں اذان کہنا سنت ہے،** بشرطیکہ وہاں پہلے اذان نہ دی گئی ہو، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب تم اپنی بکریوں یا صحراء میں ہو تو بلند آواز سے اذان کہو، کیونکہ جو بھی جن انسان تمہاری اذان سنیں گا، وہ روزِ قیامت تمہارے لیے گواہی دے گا) (بخاری).

38. **کیا خواتین اذان واقامت کہہ سکتیں ہیں؟** اذان اور اقامت کا حکم صرف مردوں کے لیے ہے، چنانچہ عورت کے لیے بلند آواز سے اذان کہنا بالاتفاق جائز نہیں، لیکن بعض صحابہ وائمہ کرام کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت صرف عورتوں کے درمیان آہستہ آواز سے اذان واقامت کہہ سکتی ہے ، جیسا کہ سیدنا انس، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے وارد ہے، (مصنف عبدالرزاق: 5016، مصنف ابن ابی شیبہ: 2324، مجموع فتاوی ورسائل الشیخ محمد بن صالح العثیمین (جلد/12).

39. **اذان کے معانی ومقاصد:** اذان صرف چند الفاظ ہونے کے باوجود عظیم معانی پر مشتمل ہے، جس میں اللہ تعالی کی عظمت وکبریائی اور توحید کا اعلان اور کفر وطاغوت سے انکار کیا جاتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا بیان ہوتا ہے، اس کے بعد اسلام کے عظیم رکن نماز کی دعوت دی جاتی ہے جس میں دنیا وآخرت کی فلاح وکامیابی ہے.

40. **اذان کی فضیلت میں قرآن وسنت کی کئی دلیلیں ہیں:** اذان اللہ تعالی کی طرف دعوت ہے : {وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ} (اس سے کس کی بات بہتر ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں) (فصلت: 33)، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ آیت مؤذنین کے بارے ہے، صحیح بخاری ومسلم میں ہے کہ اذان ایسے اعمال میں سے ہے جس کے لیے سبقت لینا چاہیے، مؤذنین روزِ قیامت سب سے لمبی گردن والے ہوں گے، مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچے اس کی مغفرت ہوتی ہے اور روزِ قیامت اس کی اذان سننے والی ہر چیز اس کی گواہی دے گی، اسی لیے علماء نے فرمایا ہے کہ اذان کا وظیفہ امامت سے زیادہ افضل ہے.

41. **اذان کی شرطیں:** اذان کہنے والا امانتدار سمجھدار مسلمان مرد ہو، اذان ترتیب سے مسلسل ادا کی جائے، وقت داخل ہونے کے بعد ہو، آواز بلند کرنا، سنت کے مطابق الفاظ کہنا، ایسے لحن سے نہ ہو کہ جس سے معنی بدل جائے، اور اذان کہنے والا ایک ہی شخص ہو (ایک ہی اذان دو آدمی نہ کہیں)، ٹیپ ریکارڈ وغیرہ کی اذان سے اذان کی فرضیت ادا نہیں ہوتی.

42. **اذان ترجیعی (دوہری) اور اکہری دونوں طرح سے کہنا جائز ہے**: عبداللہ بن زید بن عبد ربہ کی اذان کے یہ کلمات ہیں، یہی اذان سیدنا بلال رضی اللہ عنہ مدینہ میں دیا کرتے تھے، جو کہ اکہری اذان کہلاتی ہے: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، حَيِّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيِّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيِّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيِّ عَلَى الْفَلَاحِ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ)) (ابوداود والترمذی: صحیح).

دوہری اذان کے یہ کلمات ہیں: جو کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد الحرام کے مؤذن سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھلائے تھے: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ))، پھر دوبارہ یہ کلمات دہراؤ: ((اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ)). (مسلم، والخمسۃ)

چنانچہ ابو محذورہ کی اذان میں: چار مرتبہ (اللہ اکبر) اور مسلم کی روایت میں صرف دو مرتبہ (اللہ اکبر) کہنا ہے، اس کے بعد دو دو مرتبہ: (اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ) کہنے کے بعد پھر سے دو دو مرتبہ: ((اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ)) کہا جائے، اور بقیہ اذان سیدنا بلال کی اذان کے مطابق ہے. (ابوداؤد: صحیح).

43. **دوہری اذان کے ساتھ دوہری اقامت اور اکہری اذان کے ساتھ اکہری اقامت کہنا مسنون ہے**، سیدنا انس بن مالک فرماتے ہیں: ((أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ ، وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ)) بلال کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان کے دو دو کلمات اور اقامت کے ایک ایک کلمات کہے. (متفق علیہ). اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمے دوہرے ہوتے تھے، جب کہ اقامت کے کلمہ (قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةِ) کے علاوہ اکہرے ہوتے تھے۔ (ابوداؤد: حسن).

44. فجر کی اذان میں "اَلصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کے الفاظ کہنا مسنون ہیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فجر کی اذان میں مؤذن کا (حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ) کے بعد (اَلصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ) کہنا سنت ہے (صحیح ابن خزیمہ).

45. مؤذن کو چاہیے کہ (حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ) کہتے ہوئے اپنا چہرہ دائیں بائیں پھیرے: ابوجحیفہ فرماتے ہیں کہ: بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنا چہرہ اِدھر اُدھر (دائیں بائیں) پھیر رہے تھے) (متفق علیہ)، مزید روایت میں ہے کہ (ان کی انگلیاں کانوں میں تھیں) (ترمذی: حسن لغیرہ).

46. اگر دو نمازیں جمع کی جائیں تو صرف ایک اذان اور ہر نماز کے لیے اقامت کہنا چاہیے دیکھیے: **نمازیں جمع کرنے کے مسائل**.

47. **اذان سننے والے کو کیا عمل کرنا چاہیے؟** اذان سننے والے کے لیے 5 پانچ کام کرنا مسنون ہیں : (1) اذان کا جواب دینا. (2) درود پڑھنا (3) وسیلہ کی دعاء مانگنا (4) مسئلہ (39) میں مذکور دعا پڑھنا (5) اپنے اور مسلمانوں کے لیے دعاء کرنا.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے : ”جب مؤذن کی اذان سنو تو وہی کچھ کہو جو مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ مجھ پر درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو۔ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے۔ جو جنتیوں میں سے کسی ایک کو دیا جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ جنتی میں ہی ہوں گا، لہٰذا جو آدمی میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو جاتی ہے“ (مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وسیلہ طلب کرتے ہوئے یہ دعاء پڑھنا چاہیے: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے اذان سن کر یہ کلمات کہے **((اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَاً الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ))** (یا اللہ! اس توحید کی مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بزرگی اور مقام محمود عطا فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے) ۔ تو قیامت کے دن اس کی سفارش کرنا میرا ذمہ ہو گی“ (بخاری).

48. **اذان سننے والے کو یہ دعا بھی پڑھنا چاہیے:** سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے **((اَشْہَدُ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا))** (میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ اکیلا ہے، لا شریک ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر میں راضی ہوں) اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں“ (مسلم).

49. **اذان و اقامت کے درمیان دعا کا اہتمام کرنا چاہیے:** سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **((لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ))** ”اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی“ (ابوداؤد و ترمذی: صحیح)

50. **اذان کے بعد نماز ادا کئے بغیر بلا عذر مسجد سے باہر نکلنا منع ہے۔** سیدنا ابو شعثاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی اذان کے بعد (نماز پڑھے بغیر) مسجد سے باہر نکلا تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (نسائی : صحیح).

51. **فجر کی پہلی اذان دینا سنت ہے۔** نابینا آدمی بھی اذان دے سکتا ہے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ رات کو (جگانے کے لئے) اذان دیتے تھے، لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **((اِنَّ بِلَالاً یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ، فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَاِنَّہٗ لَا یُؤَذِّنُ حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ))** ”ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان تک کھاتے پیتے رہا کرو، کیونکہ وہ طلوعِ فجر سے پہلے اذان نہیں دیتے“ (متفق علیہ)

52. **نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے لوگوں کے خلل سے بچنے کے لئے سامنے کوئی چیز رکھ لینی چاہئے**،اسے "سُترہ" کہتے ہیں۔ سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نماز پڑھتے اور جانور ہمارے سامنے سے گزرتے رہتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَىْ اَحَدِكُمْ، فَلاَ يَضُرُّهٗ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)) "اگر تمہارے سامنے کجاوے کی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی" (ابن ماجہ : صحیح)

اونٹ پر بیٹھنے کے لئے بنائی گئی لکڑی کی کرسی کو کجاوہ کہتے ہیں، جس کی اونچائی عموماً بازو کا دو تہائی حصہ : تقریباً 42 سنٹی مٹر کے برابر ہوتا ہے، لیکن اگر اس سے کم بھی ہو تو کوئی حرج نہیں، (فتاوى ابن عثيمين : 326/13).

53. **نمازی کے آگے سے گزرنے کی وعید۔** سیدنا ابو جہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهٗ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)) "نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر یہ جان لے کہ اس پر کتنا گناہ ہے، تو وہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی بجائے چالیس (سال یا مہینے یا دن) انتظار کرنا بہتر سمجھے" (متفق علیہ)

54. **سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنے والے کو نماز کے دوران ہی ہاتھ سے روک دینا چاہئے۔** سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)) "جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں سے آڑ کرکے نماز پڑھے پھر کوئی آدمی (اس سترہ کے اندر سے) گزرنا چاہے تو اسے روک دو، اگر نہ رکے تو زبردستی روک دو، کیونکہ وہ شیطان ہے" (بخاری)

55. اگر نمازی نے اپنے آگے سترہ رکھا ہو تو گذرنے والے کو چاہیے کہ وہ سترہ کے پیچھے سے گذرے، لیکن اگر نمازی نے سترہ نہ رکھا ہو تو گذرنے والا نمازی کے پاؤں سے تین ہاتھ کا فاصلہ چھوڑ کر گذر سکتا ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں داخل ہو کر اس کی دیوار سے تین ہاتھ کا فاصلہ چھوڑ کر نماز ادا کی. (بخاری: 506).

56. **نمازی کے آگے سے تین چیزوں میں سے کوئی چیز گذر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے**: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((يَقْطَعُ الصَّلاَةَ : الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ، وَيَقِي ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤَخّرَةِ الرَّحْلِ)) تین چیزیں نماز توڑ دیتی ہیں: عورت، گدھا اور کتا، اس سے بچاؤ کجاوے کی لکڑی جیسی کسی چیز سے ہو جاتا ہے. (مسلم)

57. **امام اپنے آگے سترہ رکھ لے تو مقتدیوں کو سترہ رکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔** سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ((كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهٗ، وَ

كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِکَ فِي السَّفَرِ)) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن نماز کے لئے گھر سے نکلتے تو اپنا نیزہ ساتھ لے جانے کا حکم فرماتے ، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف نماز پڑھتے ، اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوتے۔ سفر میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سترہ استعمال فرمایا کرتے تھے. (متفق علیہ)

صف کے مسائل

58. **تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے امام کو صف سیدھی کرنے** اور ساتھ ساتھ مل کر کھڑے ہونے کی ہدایت کرنی چاہیئے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کہنے سے قبل ہماری طرف چہرہ مبارک کرکے کھڑے ہو جاتے اور فرماتے : ((تَرَاصُّوْا وَاعْتَدِلُوْا)) ''ساتھ مل کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ'' (متفق علیہ)

59. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیں سیدھی کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ صف میں کندھے کے ساتھ کندھا اور قدم کے ساتھ قدم ملانے چاہئیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ، فَإِنِّیْ اَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِیْ))،''اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو۔ میں تمہیں اپنی پشت سے دیکھتا ہوں''، سیدنا انس فرماتے ہیں: (وَكَانَ اَحْدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَ قَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ) چنانچہ ہم میں سے ہر آدمی اپنا کندھا ساتھ والے نمازی کے کندھے سے اور قدم اس کے قدم سے ملا کر کھڑا ہوتا۔ (بخاری) .

وضاحت : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی پشت سے دیکھنا معجزہ تھا.

60. صف سیدھی کیے بغیر نماز نامکمل رہتی ہے ۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ)) ''اپنی صفوں کو سیدھا کرو، کیونکہ صفوں کی درستگی نماز کی تکمیل کا حصہ ہے'' (متفق علیہ)

61. دین کا علم رکھنے والے اور سمجھ دار لوگ امام کے پیچھے پہلی صف میں کھڑے ہونے چاہئیں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لِيَلِيَنِیْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ -ثَلَاثًا)) ''تم میں سے سمجھ دار اور عقلمند لوگ میرے پیچھے کھڑے ہوں، پھر وہ لوگ جو ان سے (علم اور سمجھ میں) کم ہوں، پھر وہ جو ان سے کم ہوں، پھر وہ جو ان سے کم ہوں (مسلم)

62. **پہلی صف کی فضیلت**۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءَ وَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا، وَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ، وَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)) ''اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا ثواب معلوم ہو جائے تو اس کے لئے ضرور قرعہ ڈالیں، اور اگر اول وقت میں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو جائے تو ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں، اور اگر عشاء اور فجر کی فضیلت جان لیں تو اس میں ضرور آئیں خواہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑے'' (مسلم)

63. **پہلی صف مکمل کرنے کے بعد دوسری میں کھڑا ہونا چاہیئے۔** سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْهِ، فَمَا کَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْیَکُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ)) "پہلے اگلی صف پوری کرو اور پھر اس کے بعد دوسری صف اگر کوئی کمی ہو تو آخری صف میں ہونی چاہیئے" (ابو داؤد: صحیح).

64. **اگر پہلی صف میں جگہ ہو تو پچھلی صف میں اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔** سیدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا ((اَنْ یُعِیْدَ الصَّلَاۃَ)) "نماز دوبارہ پڑھو" (احمد، ابو داؤد، ترمذی: صحیح)

وضاحت: اگر اگلی صف میں جگہ نہ ہو تو پچھلی صف میں اکیلے کھڑے ہونا درست ہے۔ پچھلی صف میں تنہا کھڑے ہونے کی وجہ سے اگلی صف سے آدمی پیچھے کھینچنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

65. **ستونوں کے درمیان صف بنانا ناپسندیدہ ہے۔** سیدنا معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عہد رسالت میں ستونوں کے درمیان صف بنانے سے روکا جاتا، اور وہاں سے ہٹا دیا جاتا۔ (ابن ماجہ: حسن).

66. **دو آدمیوں کی جماعت میں مقتدی کو امام کی دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے، اور جب تیسرا آدمی آجائے تو دونوں مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہو جائیں:** سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے، میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پیچھے سے پھیر کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر جابر بن صخر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے، رسول اللہ نے ہم دونوں کو ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے کھڑا کر دیا) (مسلم)

67. **اگر مرد، بچے اور عورتیں ہوں تو:** امام کے پیچھے مرد، پھر بچے اور آخر میں عورتوں کی صف ہونا چاہیے، نیز یہ کہ ایک عورت تنہا صف میں کھڑی ہو سکتی ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ((صَلَّیْتُ اَنَا وَ یَتِیْمٌ فِيْ بَیْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَاُمِّيْ اُمُّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا خَلْفَنَا))۔ میں اور ایک یتیم (بچے) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اپنے گھر میں نماز پڑھی۔ میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہم سب کے پیچھے تھیں۔ (بخاری).

68. **عورت مردوں کے ساتھ صف نہیں بنا سکتی:** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے پیچھے نماز ادا کی، جبکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں (کھڑا ہو کر) آپ کے ساتھ نماز پڑھتا رہا" (نسائی: صحیح).

جماعت کے مسائل

69. **مردوں پر باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے: ارشادِ باری تعالی ہے:** {وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ} (اور جب تم ان کے ساتھ ہو اور نماز کی اقامت کہو تو ان (مسلمانوں) میں سے ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہو جائے) (النساء: 102)، یہ خوف وسفر کی حالت میں ہے تو اقامت اور امن کی حالت میں اور بھی اہم ہے، سیدنا ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک نابینا آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: ''یارسول اللہ! میرے پاس کوئی آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لائے''، یہ کہہ کر اس نے نماز گھر میں پڑھنے کی رخصت چاہی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے رخصت دے دی، لیکن جب وہ واپس ہوا، تو اسے پھر بلایا اور پوچھا: ((هَلْ تَسمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: فَأَجِبْ))''کیا تم اذان سن لیتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: ''جی ہاں'' آپ نے فرمایا: ''تو پھر مسجد میں آکر نماز پڑھو'' (مسلم).

70. **نمازِ فجر اور عشاء کے لئے مسجد میں نہ آنا نفاق کی علامت ہے۔** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا))، ''منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں ہوتی، اگر انہیں پتہ چل جائے کہ دونوں نمازوں کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو ان دونوں نمازوں میں ضرور آتے خواہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑتا''۔ (متفق علیہ)

71. رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باجماعت نماز نہ پڑھنے والے لوگوں کے گھروں کو جلانے کا ارادہ فرمایا۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ آخُذَ شُعَلاً مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لاَ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ))''میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اقامت کہے، پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرائے، اور خود آگ کے شعلے لے کر ان لوگوں (کے گھروں) کو جلادوں جو (اس اذان کے بعد) ابھی تک نماز کے لئے نہیں نکلے''۔ (متفق علیہ)

72. **باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب** تنہا نماز ادا کرنے کے مقابلے میں ستائیس (27) درجے زیادہ ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً))''اکیلی نماز کے مقابلے میں باجماعت نماز ستائیس درجے افضل ہے'' (مسلم).

73. **اگر کسی نے ایک رکعت پالی تو اس نے جماعت پالی۔** سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَن أدْرك ركعةً من الصَّلاةِ، فقد أدْركَ الصَّلاة)) (جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی اسے جماعت کا اجر مل گیا) (متفق علیہ).

74. **دو آدمیوں کو بھی نماز باجماعت ادا کرنی چاہیے۔** نیز یہ کہ مسجد میں ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت کی جاسکتی ہے، سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، اس وقت رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو نماز پڑھا چکے تھے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے دریافت فرمایا: ((مَنْ يَتَصَدَّقُ عَلَى ذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ؟)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى مَعَهُ۔ ''کون اس شخص پر صدقہ کرے گا، اور اس کے ساتھ نماز پڑھے گا؟'' ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے آنے والے کے ساتھ مل کر نماز پڑھی۔ (احمد، ابوداؤد اور ترمذی: صحیح).

75. **عورتیں مسجد میں نماز پڑھنا چاہیں،** تو انہیں روکنا نہیں چاہیے، البتہ ان کے لئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَا تَمْنَعُوْا نِسَآءَ كُمُ الْمَسَاجِدَ وَ بُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ))''عورتوں کو مسجد میں جانے سے نہ روکو، البتہ ان کے لئے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔'' (ابوداؤد: صحیح)

76. **مرض اور خوف جیسی مجبوری کی وجہ سے جماعت چھوڑنا جائز ہے:** غیر معمولی سردی اور بارش بھی جماعت کے وجوب کو ساقط کر دیتے ہیں۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردی اور بارش کی رات مؤذن کو حکم دیتے کہ وہ اذان میں یہ الفاظ کہے: ((اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ)) "لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو" (متفق علیہ)

77. **بھوک کی حالت میں کھانا حاضر ہو**، یا رفع حاجت کی ضرورت ہو تو نماز سے پہلے اپنی ضرورت پوری کی جائے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ((لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ)) "کھانے کی موجودگی اور رفع حاجت کے وقت نماز نہیں ہے" (مسلم).

78. **نمازِ باجماعت کی حکمت:** اللہ تعالی کے حکم کی بجاآوری، گناہوں کا کفارہ، درجات کی بلندی، منافقت سے براءت، مسلمانوں سے تعارف وتالیف قلبی، وغمگساری.

امامت کے مسائل

79. **امامت کے حقداروں کی ترتیب:** سیدنا ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا (وفي رواية) فَأَكْبَرُهُمْ سِنًّا)) (لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو قرآن کریم سب سے بہتر پڑھنے والا ہو، اگر قراءت میں برابر ہوں تو سنت کا زیادہ جاننے والا امامت کرائے، اگر اس میں بھی برابر ہوں تو پھر پہلے ہجرت کرنے والا، اگر اس میں بھی برابر ہوں تو عمر میں سب سے بڑا امامت کرائے)) (مسلم)

80. **مقرر امام کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شخص کو امامت نہیں کرانی چاہیے،** سابقہ حدیث میں مزید یہ بھی ہے: ((وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ)) (مقرر امام کی جگہ کوئی دوسرا شخص بلا اجازت امامت نہ کرائے، اور نہ ہی کوئی شخص کسی کے گھر میں بلا اجازت اس کی مسند پر بیٹھے)

81. **عورت کے علاوہ ہر وہ شخص امامت کرواسکتا ہے جس کی اپنی نماز صحیح ہو،** ممیّز بچہ. مسافر. متیمم. متنفل. فاسق. فروعی مسائل میں مخالف. مریض. نابینا. جس کا وضو باقی نہ رہ سکتا ہو.

جن لوگوں کی امامت جائز نہیں وہ: کافر. شرکِ اکبر کا مرتکب. غیر عاقل. غیر ممیّز. عورت. بغیر طہارت (اگر اس کا علم ہو)، قرآن میں لحن جلی کرنے والا. (لحن جلی: ایسی غلطی ہے جس سے معنی بدل جائے).

82. نابینا شخص کی امامت کی دلیل: سیدنا انس فرماتے ہیں: ((اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى)) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ام مکتوم کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا، وہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے، حالانکہ وہ نابینا تھے. (ابوداود: صحیح).

83. (**ممیّز بچہ**) سمجھ بوجھ رکھنے والے بچے کی امامت کی دلیل: عمرو بن سلمہ جرمی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا، فَنَظَرُوا فَكُنْتُ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا، فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ))« چنانچہ میری قوم والوں نے

دیکھا کہ مجھے ان میں سب سے زیادہ قرآن یاد ہے، اس لیے میں ان کی امامت کرواتا تھا جبکہ میری عمر آٹھ سال تھی. (بخاری، لفظ نسائی: صحیح).

84. **مسافر بھی مقیم کی امامت کرا سکتا ہے**، سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ سفر میں گھر واپس آنے تک نماز قصر ادا فرمائی، فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ اٹھارہ دن تک مکہ میں ٹھہرے رہے، اور مغرب کے سوا لوگوں کو دو دو رکعتیں پڑھاتے رہے، خود سلام پھیرنے کے بعد لوگوں سے فرماتے: (**يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا ، فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ**) (اے مکہ والو: تم چار رکعت پڑھو، کیونکہ ہم مسافر ہیں) (ابوداود: فیہ ضعف)، اس حدیث کی تایید سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث سے ہوتی ہے کہ جب وہ مکہ آتے اور امامت کراتے تو کہتے (**يَا أَهْلَ مَكَّةَ ! أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ**) (اے مکہ والو: اپنی نماز مکمل کرو، کیونکہ ہم مسافر ہیں) (موطا مالک)، اور علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے (المغنی لابن قدامہ 46/2).

85. **امامت میں نیابت اور اس کا طریقہ: اگر** امام وضو ٹوٹنے جیسی کسی وجہ سے نماز چھوڑنے پر مجبور ہو جائے تو وہ اپنے پیچھے قابلیت رکھنے والے کسی مقتدی کو امامت کا حکم دے، جو نماز کو وہیں سے جاری رکھتے ہوئے مکمل کرے، جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا، حسن بصری اور قتادہ رحمہما اللہ فرماتے ہیں: اگر دورانِ نماز امام کا وضو ٹوٹ جائے تو اسے چاہیے کہ کسی مقتدی کو نماز مکمل کرنے کے لیے آگے کر دے (مصنف عبدالرزاق: 253/2). ایسی حالت میں مقتدیوں کو ٹھہرنے کا اشارہ کر کے وضو بنا کر باقی نماز مکمل کرنا ثابت نہیں، صحیح روایات میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ واقعہ تکبیر تحریمہ سے پہلے پیش آیا تھا نہ کہ بعد میں (متفق علیہ).

اور اگر ایسی حالت میں امام کسی کو مقرر کیے بغیر ہی جماعت چھوڑ دے تو مقتدی اپنے میں کسی کو امامت کے لیے آگے کر سکتے ہیں، ورنہ وہ علیحدہ علیحدہ اپنی نماز مکمل کر سکتے ہیں.

86. **عورت صرف عورتوں کو امامت کروا سکتی ہے:** ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے گھر والوں کی امامت کا حکم دیا تھا۔ (ابو داؤد: حسن)، اور ایسی حالت میں عورتوں کی امام ان کی پہلی صف کے درمیان میں کھڑی ہوگی، جیسا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے، عطاء فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا اذان اور اقامت کہتی، اور عورتوں کے درمیان کھڑے ہو کر انہیں جماعت کراتیں (سنن البیہقی: صحیح).

87. **امام کو چاہیے کہ جماعت کراتے ہوئے مقتدیوں کا خیال رکھے اور نماز سنت کے مطابق لمبی کرے:** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمْ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَةِ , وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ**)) (جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے ہلکی کرے، کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں، البتہ جب تم اکیلے نماز پڑھو تو جتنی چاہے لمبی کرو).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ((**مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً . وَلَا أَتَمَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ**)) (میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی امام کے پیچھے ہلکی اور مکمل نماز نہیں ادا کی) (بخاری)، اس حدیث کا یہ تقاضہ ہے کہ فرض نمازوں میں اتنی ہی لمبی قراءت ہو جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتی تھی.

88. **امام اور مقتدی کی نیت میں اتفاق ہونا ضروری نہیں**، چنانچہ ایک فرض ادا کرنے والے کے پیچھے دوسرا فرض، اور نفل یا سنت ادا کرنے والے پیچھے فرض ادا کرنا جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے ،امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں : قرآن وسنت یا اجماع وقیاس میں کوئی ایسی دلیل نہیں کہ امام ومقتدی کی نیت میں اتفاق ہو، سید نا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : **((كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ ، فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ))** سیدنا معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے، پھر اپنی قوم میں جا کر وہی نماز انہیں پڑھاتے) (متفق علیہ) .

89. **جس شخص نے نماز شروع کرتے ہوئے امامت کی نیت نہ کی ہو، وہ نماز کے دوران امامت کی نیت کر سکتا ہے**، اور اس کی اقتداء کرنا جائز ہے: سید نا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے ، میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پیچھے سے پھیر کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا. . .) (مسلم)

90. **مقتدی کو امام کے ظاہری اعمال میں متابعت کرنا ضروری ہے** . ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا**)) (امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو) (متفق علیہ) .

91. **مرض کی وجہ سے بیٹھ کر امامت کرانے والے کے پیچھے مقتدی** کو یہ حکم ہے کہ اگر امام بیٹھ کر نماز شروع کرے تو اس حالت میں مقتدی کو اس کے پیچھے بیٹھنا چاہیے، جیسا کہ سابقہ حدیث میں ہے.

لیکن اگر امام کھڑا ہو کر نماز شروع کرے اور بعد میں کسی وجہ سے بیٹھ جائے تو مقتدی کھڑا ہو کر نماز مکمل کرے گا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں لوگوں کو آخری نماز پڑھائی تھی، جس نماز کی امامت سید نا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر شروع کی، اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر مکمل کیا. (متفق علیہ) .

92. **مقتدی کی امام کے پیچھے چار حالتیں ہیں: (1) سبقت (ناجائز)، موافقت: (ناجائز)، متابعت (فرض)، تاخیر: (بلا عذر ناجائز).**

93. **جماعت ہو رہی ہو تو بعد میں آنے والے کو ہر حالت میں امام کے ساتھ ملنا چاہیے:** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهَا شَيْئًا , وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ**)) (جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں شامل ہو جاؤ، اور اس رکعت کو شمار نہ کرو، جس نے جماعت ساتھ ایک رکعت پالی اس نے جماعت پالی) (ابوداود: حسن) .

94. **جماعت کھڑی ہو جائے تو نمازی کو چاہیے کہ وہ بھاگنے کی بجائے اطمئنان و وقار سے چلتا ہوا مسجد میں جائے.**

بعد میں آنے والا امام کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو اپنی نماز پہلا حصہ اور سلام کے بعد پڑھی جانے والی نماز کو اپنی نماز کا آخری حصہ شمار کرے (یعنی صرف پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد اگر وقت میسر ہو تو دوسری سورت پڑھے) :

سیدنا ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا)) (جب نماز کھڑی ہو جائے تو بھاگتے ہوئے نہ آؤ، بلکہ سکون اطمئنان سے چلتے ہوئے آؤ، نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ پاؤ اسے ادا کر لو، اور جو حصہ رہ جائے اسے بعد میں مکمل کرو) (متفق علیہ).

95. **فرض نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نفل یا سنتیں پڑھنا جائز نہیں**: سیدنا ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ)) (جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی دوسری نماز نہیں ہوتی) (مسلم).

96. **فجر کی جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت فجر کی سنتیں پڑھنے کی بجائے جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے**، سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ ، فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ الصَّلَاةَ ، فَقَالَ : أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا؟) (نمازِ فجر کی اقامت ہوئی تو آپ نے دیکھا کہ اقامت کے دوران ایک آدمی نماز (سنتیں) پڑھ رہا تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم فجر کی چار رکعتیں پڑھ رہے ہو؟) (مسلم). (جس روایت میں جماعت کے دوران سنتیں پڑھنے کا ذکر آتا ہے وہ روایت سخت ضعیف ہے).

97. **فجر کی سنتیں فرضوں کے بعد ادا کی جا سکتی ہیں**، سیدنا قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ، فَقَالَ : مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ يَا قَيْسُ ؟ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَهُمَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فجر کی نماز کے بعد سنتیں پڑھتے دیکھا تو پوچھا: اے قیس: یہ کونسی دو رکعتیں ہیں؟ میں نے کہا: رسول اللہ: یہ فجر کی سنتیں ہیں جو میں پہلے نہ پڑھ سکا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر خاموشی اختیار کی) (ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ: حسن) (اس طرح سے آپ کا خاموشی اختیار کرنا حدیث تقریری کہلاتا ہے).

نماز کے ارکان، واجبات اور شروط

98. **نماز کے (14) ارکان (فرائض) ہیں**: حسبِ قدرت قیام، تکبیرِ اولی، فاتحہ، رکوع، قومہ (رکوع کے بعد قیام)، سات اعضاء پر سجدہ، دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، آخری تشہد اور اس کے لیے بیٹھنا، نبی کریم پر درود، اور دونوں طرف سلام پھیرنا، تمام اعمال میں اطمئنان، ارکان کی ترتیب.

99. **واجباتِ نماز (8) ہیں**: تکبیرِ اولی کے علاوہ باقی تکبیرات، (سمع الله لمن حمده) اور (ربنا لك الحمد) کہنا، رکوع میں (سبحان ربي العظيم) کہنا، سجدوں میں (سبحان ربي الاعلى) کہنا، دونوں سجدوں کے درمیان (رب اغفر لي) کہنا، پہلا تشہد اور اس کے لیے بیٹھنا.

100. **نماز کی(9) شرطیں ہیں :** (1) اسلام. (2) عقل. (3) تمییز(سمجھداری). (4) طہارت (وضو، غسل، تیمّم). (5) جسم کپڑوں اور جگہ کی پاکیزگی. (6) ستر کا ڈھانپنا. (7) نماز کے وقت کا دخول. (8) استقبالِ قبلہ. (9) نیت.

نوٹ: یہ وہ شرطیں جو نماز سے پہلے ہونا ضروری ہیں.

101. **پہلی شرط: اسلام:** یعنی نماز پڑھنے والا صحیح العقیدہ مسلمان ہو، کیونکہ کافر ومشرک کا عمل قابل قبول نہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: { **وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ**}(اوران کے صدقات اس لیے قبول نہ ہوئے کہ انہوں نے اللہ اوراس کے رسول سے کفر کیا) (التوبۃ: 54)، شرک کے بارے ارشاد ہے: { **وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ** } (اگر وہ لوگ شرک کرتے توان کے تمام اعمال برباد ہوجاتے) (الانعام: 88).

102. **دوسری شرط :** عقل: یعنی نماز ادا کرنے والا عقل مند ہو، بے عقل مجنون نہ ہو، کیونکہ بے عقل کی کوئی نیکی یا برائی نہیں لکھی جاتی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں: ((**رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ، وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ**)) (تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھادیا گیاہے: سونے والاجب تک جاگ نہ جائے، نابالغ بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے، اور مجنون جب تک عقل مند نہ ہو جائے) (ابوداود: صحیح).

103. **تیسری شرط: تمییز:** یعنی نماز ادا کرنے والا بچہ چھے سات سال کی عمر میں ہوجب اسے نماز کے اعمال کی سمجھ بوجھ ہو، جیساکہ ارشادِ نبوی ہے: ((**مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ**)) "جب تمہارے بچے سات برس کے ہوجائیں توانہیں نماز پڑھنے کاحکم دو" (ابوداود: صحیح)،اِس عمر کے بچے پر اگرچہ نماز فرض نہیں لیکن اسے تربیت کے طور پر نماز کاحکم دیا جائے گا.

104. **چوتھی شرط: طہارت** (وضو، غسل، تیمّم). جیساکہ ارشادِ باری تعالی ہے: { **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ** } (اےایمان والو: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو تواپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اوراپنے سروں کا مسح کرو، اوراپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھولو) (المائدۃ: 5)، اور ارشادِ نبوی ہے: ((**لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ**)) (اللہ تعالیٰ بے وضو کی نماز قبول نہیں کرتا) (مسلم).

105. **پانچویں شرط: جسم، کپڑوں اور جگہ کی پاکیزگی.** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے توآپ نے فرمایا: ((إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ...أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ)) (ان دونوں قبروالوں کو عذاب ہو رہاہے: ان میں سے ایک شخص پیشاب سے پاک نہیں رہتا تھا) (متفق علیہ)، اور ارشادِ باری تعالی ہے: { **وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ** } (اوراپنے کپڑے پاک کرو) (المدثر: 4)، مزید ارشاد ہے: ((**وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ**)) "میرے گھر(بیت اللہ) کو طواف کرنے، نماز پڑھنے، اور رکوع وسجدہ کرنے والوں کے لیے پاک کرو" (الحج: 26)، اور جس شخص نے لاعلمی سے، یا بھول کر ناپاک کپڑوں وغیرہ میں نماز پڑھ لی اسے دہرانے کی ضرورت نہیں، اگر نماز کے دوران ناپاکی معلوم ہو جائے یا یاد آ جائے تو دوران نماز ہی ناپاک کپڑا اتار کر نماز مکمل کرلیں، جیساکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کے بتانے پر

اپنا ناپاک جوتا نماز میں ہی اتار دیا) (ابوداود: صحیح)، اگر کسی کی جیب وغیرہ میں لیبارٹری ٹیسٹ کے لیے بوتل میں پیشاب یا پاخانہ ہو تو اسے دورانِ نماز اسے نکال کر الگ رکھنا ہوگا، لیکن اگر کسی مریض کو پیشاب کی تھیلی لگی ہو جسے الگ کرنا مشکل ہو تو وہ اسی حالت میں ہی نماز ادا کر سکتا ہے. (فتاوی ابن باز فی الطب واحکام المرضی: 34).

106. **چھٹی شرط: ستر کا ڈھانپنا.** ارشادِ باری تعالی ہے: {**يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ**} (اے آدم کی اولاد: ہر نماز کے وقت اپنی زینت (لباس) لے لو) (الأعراف: 31). مرد کا ستر: ناف سے گھٹنے تک ہے (اگر کپڑا زیادہ ہو تو کندھے بھی ڈھکے ہوں) (متفق علیہ)، جبکہ عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کے علاوہ پورا جسم ہی ستر ہے (ابوداود، ترمذی: صحیح)، اور جس شخص کو ستر ڈھانپنے کے لیے کوئی چیز مہیا نہ ہو تو وہ اسی حالت میں نماز ادا کر سکتا ہے.

107. **ساتویں شرط: نماز کے وقت کا دخول.** ارشادِ باری تعالی ہے: {**إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا**} (یقیناً مومنوں پر نماز کو اس کے مقررہ اوقات میں ادا کرنا فرض کیا گیا ہے) (النساء: 103)، اس کی تفصیل (اوقاتِ نماز) میں دیکھیے.

108. **آٹھویں شرط: استقبالِ قبلہ.** ارشادِ باری تعالی ہے: {**فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ**} (نماز میں) اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیرو، اور تم جہاں کہیں بھی ہو اپنا رُخ اسی طرف رکھو) (البقرة: 149)، نمازی کو چاہیے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو ہر فرض و نفل میں قبلہ کی طرف رخ کرے، حتی کہ سواری پر بھی قبلہ کا رُخ کرنا ضروری ہے، اور اگر سواری کا رخ قبلہ کی سمت سے مختلف ہو تو اسے اپنا رخ قبلہ کی طرف پھیرنا چاہیے، لیکن جو شخص بیماری کی وجہ سے، یا جہاز، ریل گاڑی اور کشتی وغیرہ میں سواری کی وجہ سے قبلہ کی طرف رخ نہ کر سکتا ہو اسے حکم ہے کہ اس کا جدھر بھی رخ ہو نماز پڑھ سکتا ہے. سواری پر نفلی نماز ادا کرنے والے لیے قبلہ کی طرف رخ کرنا ضروری نہیں، بلکہ جس طرف سواری کا رخ ہو اسی طرف رُخ کرکے نماز ادا کر سکتا ہے. مزید یہ کہ اگر کسی شخص نے قبلہ کی سمت معلوم کیے بغیر ہی نماز ادا کر لی اور بعد میں معلوم ہوا کہ اس نے بغیر قبلہ کے نماز پڑھ لی ہے، تو اسے یہ نماز دہرانا ہوگی، لیکن اگر کسی شخص نے قبلہ کی سمت معلوم کرنے کی کوشش کی اور پھر بھی غلطی سے بغیر قبلہ کے نماز پڑھ لی تو اسے نماز دہرانے کی ضرورت نہیں. (فتاوی اللجنۃ الدائمہ: 314/6)

109. **نویں شرط: نیت:** نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ((**اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَى**)) "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔ چنانچہ ہر نماز کی نیت دل میں ہونی چاہیے کہ وہ کونسی اور کس وقت کی نماز ہے، اسی طرح نماز خالص نیت سے ادا کرنا چاہیے.

110. اگر کوئی شخص مذکورہ بالا شروط میں سے کوئی شرط پوری کرنے سے عاجز ہو تو اسے حکم ہے کہ وہ اسی حالت میں نماز کو اس کے وقت پر ادا کرے، اور اسے وقت سے لیٹ نہ کرے، ارشادِ باری تعالی ہے: {**فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ**} (ہر ممکن حد تک اللہ سے ڈرتے رہو) (التغابن: 16)، لیکن جو نماز بعد والی نماز کے ساتھ جمع ہو سکتی ہو تو اسے لیٹ کیا جا سکتا ہے، تاکہ مطلوبہ شروط پوری کی جا سکیں. (فتاوی اللجنہ الدائمہ: 8/120-124).

111. نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: (صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي) (نماز ایسے پڑھو جیسے تم مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)۔

112. **نماز تکبیرِ تحریمہ (اللہ اکبر) سے شروع ہوتی ہے،** سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَی الصَّلَاةِ فَاِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ)) "جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں درست فرماتے پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر نماز شروع کرتے" (ابو داؤد)، اسی طرح ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ)) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز تکبیر (اللہ اکبر) سے کرتے تھے) (مسلم)۔

یہ حدیثیں اس بات کی دلیل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے ہوئے صرف (اللہ اکبر) کہتے تھے، اور نماز کی نیت کے الفاظ زبان سے نہیں کہتے تھے۔

113. **تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع الیدین کرتے ہوئے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھانا سنت ہیں،** سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے حتی کہ کندھوں تک پہنچ جاتے" (متفق علیہ)۔ ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیئے۔

تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں سے کان چھونا یا پکڑنا سنت سے ثابت نہیں۔

114. **قیام میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر سینے پر باندھنا سنت ہے، سیدنا وائل بن حجر فرماتے ہیں:** (صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَه الْيُمْنَى عَلَى يَدِه الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِه) (میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو (دیکھا کہ) آپ نے اپنا دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا) (صحیح ابن خزیمہ)۔

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا صحیح ثابت ہے، لیکن ہاتھ کہاں رکھے جائیں؟ اس کے متعلق تمام روایات میں ضعف ہے، اور سب سے زیادہ ضعیف روایات: ناف سے نیچے باندھنے کی ہیں، ابن الھمام حنفی فرماتے ہیں: ناف سے نیچے ہاتھ باندھنے والی حدیث کے ضعیف ہونے پر علماء کا اتفاق ہے۔ (حاشیۃ السندی علی ابن ماجہ 210/2)، (شرح مسلم (138/2)۔

جبکہ قیام میں ہاتھ کھلے چھوڑنا سنت کے خلاف ہے۔

115. **اس کے بعد ثناء پڑھنا سنت ہے:** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے بعد قراءت شروع کرنے سے پہلے تھوڑی دیر خاموش رہتے۔ میں نے عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ اس خاموشی میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ دعا پڑھتا ہوں: ((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ)) یا اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان

مشرق و مغرب کی دوری فرما دے یااللہ ! مجھے میرے گناہوں سے سفید کپڑے کی طرح پاک و صاف کر دے۔ یااللہ ! میرے گناہ برف، پانی اور اولوں سے دھو دے) (متفق علیہ) .

- دوسری دعاء : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو یہ دعاء پڑھتے ((**سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ لاَ اِلٰہَ غَیْرُکَ**)) اے اللہ ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے تیرا نام بابرکت ہے تیری شان بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں (ابوداؤد : صحیح) .
- اس کے علاوہ بھی کچھ اور دعائیں صحیح احادیث میں ثابت ہیں، چنانچہ اس وقت ان ثابت شدہ دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا پڑھی جا سکتی ہے، اور بہتر یہ ہے کہ اِن تمام مسنون دعاؤں کو باری باری پڑھا جائے تا کہ سنت نبوی پر عمل ہو جائے .

116. **ثنا کے بعد فاتحہ شروع کرتے ہوئے (أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)** پڑھنا چاہیے، بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہری نماز میں (بسم اللہ) آہستہ پڑھتے تھے (مسلم)، جبکہ دوسری روایات میں بلند آواز سے پڑھنے کا بیان ہے (نسائی: صحیح)، اگرچہ زیادہ تر روایات میں آہستہ پڑھنے کا ذکر ہے، لہٰذا آہستہ پڑھنا افضل ہے، لیکن اگر کبھی بلند آواز سے پڑھ لیا جائے تو بھی جائز ہے (فتاوی ابن عثیمین 109/13).

117. **امام، مقتدی اور منفرد سب کے لیے سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے:** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**مَنْ صَلّٰی صَلاَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلاَ ثًا غَيْرُ تَمَامٍ**)) "جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز ناقص ہے"، آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی، اور پھر فرمایا: " نماز نامکمل رہتی ہے"، (**فَقِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ: اِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الاِمَامِ، فَقَالَ: اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِکَ**) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا: "ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں؟" سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اس وقت دل میں پڑھ لیا کرو" (مسلم) .

سیدنا عبادۃ بن صامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے روایت فرماتے ہیں: ((**لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ**)) جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی (متفق علیہ) .

مولانا عبدالحیی حنفی اپنی کتاب (ام الکلام) میں لکھتے ہیں کہ کسی بھی صحیح حدیث سے فاتحہ خلف الامام کی ممانعت ثابت نہیں، اور اس سلسلہ میں جو نقل کیا جاتا ہے وہ صحیح نہیں ہے، صحیح یہ ہے کہ سری نمازوں میں اور جہری کے سکتات میں مقتدی کو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے"، اور صحابہ کرام، تابعین، جمہور علماء کا یہی مسلک ہے .

118. امام سورہ فاتحہ پڑھ لے تو امام سمیت تمام مقتدیوں کو بیک وقت آمین کہنی چاہئے۔ بلند آواز سے آمین کہنا گذشتہ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے۔ سری قرات میں آہستہ اور جہری قرات میں بلند آواز سے آمین کہنا مسنون ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**اِذَا اَمَّنَ الاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ**)) "جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جس کی آمین کی آواز فرشتوں کی آمین سے موافق ہو گئی

اس کے گزشتہ صغیرہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (متفق علیہ)۔ مزید روایت کرتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ام القرآن (سورہ فاتحہ) کی تلاوت فرماتے تو بلند آواز سے (آمین) کہتے) (الدار قطنی: حسن).

119. **فاتحہ کے بعد پہلی دو رکعتوں میں تلاوت کرنا سنت ہے،** تمام نمازوں میں دوسری رکعت کی نسبت پہلی رکعت لمبی ہونی چاہئے۔ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَتَيْنِ ، يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى وَ يُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَ يُسْمِعُ الْاٰيَةَ اَحْيَانًا ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَتَيْنِ ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى وَ يُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَ يُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ)) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے علاوہ دو سورتیں اور پڑھا کرتے تھے، پہلی رکعت کو لمبا کرتے اور دوسری کو چھوٹا کرتے، اور کبھی کبھی کوئی آیت بلند آواز سے پڑھتے جو سنائی دیتی، اور عصر کی نماز (کی پہلی دو رکعتوں) میں بھی (پہلے) سورہ فاتحہ پڑھتے، اور اس کے علاوہ دو سورتیں یعنی (ہر رکعت میں ایک) ملا کر پڑھتے، اور پہلی رکعت دوسری کی نسبت لمبی کرتے صبح کی نماز میں بھی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری مختصر۔ (بخاری).

120. **جسے قرآن یا نماز کے اذکار یاد نہ ہوں وہ کیا کرے؟** سیدنا ابو اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''میں نماز میں قرآن مجید میں سے کچھ بھی پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا، مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جو قرآن مجید کی جگہ کافی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرات کی جگہ یہ اذکار پڑھو: ((سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ ، وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ ، وَاللهُ اَكْبَرُ ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ)) (نسائی: حسن).

121. **تکبیرِ تحریمہ کی طرح: رکوع جاتے ہوئے، رکوع سے اٹھتے ہوئے اور پہلے تشہد کے بعد کھڑے ہوتے ہوئے رفع الیدین کرنا سنت ہے:** نافع رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اٹھنے کے لئے (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) کہتے تو پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب تین یا چار رکعتوں والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے اور فرماتے کہ **نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا کرتے تھے۔** (بخاری).

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (لم يثبت عن احد من أصحاب النبي ﷺ انه لم يرفع يديه) (نبی کریم کے صحابہ کرام میں سے کسی سے بھی رفع یدین نہ کرنا ثابت نہیں)، مزید یہ کہ انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے جس میں صرف نماز کے آغاز میں رفع الیدین کا ذکر ہے، اس کے بعد نہیں.

122. **رکوع میں کمر سیدھی اور سر کمر کے برابر ہونا چاہیے:** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں'' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو اپنا سر کمر سے نہ اونچا کرتے نہ نیچا کرتے، بلکہ سر اور کمر برابر رکھتے۔'' (بخاری).

123. **رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر جمے ہونا چاہیے:** سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنے مضبوط پکڑ لیتے۔'' (بخاری)

124. **رکوع مکمل اطمئنان سے کرنا چاہیے، ایسا نہ کرنے والا نماز کا چور ہے:** سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَسْوَاءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ)) قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ ؟ قَالَ ((لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا)) ''بدترین چور نماز کا چور ہے'' لوگوں نے پوچھا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی چوری کیسے؟'' فرمایا: ''نماز کا چور وہ ہے جو رکوع و سجود پورا نہیں کرتا۔ (احمد: صحیح).

125. **رکوع میں یہ دعائیں پڑھنا مسنون ہیں:** سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکوع میں تین مرتبہ **(سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِیْمِ)** کہتے ہوئے سنا...) (ابن ماجہ: صحیح).

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع و سجود میں : **(سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي)** پڑھا کرتے تھے. (بخاری).

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع و سجود میں : **(سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ)** پڑھا کرتے تھے. (مسلم).

اس کے علاوہ اور بھی کئی دعائیں صحیح احادیث سے ثابت ہیں، وقتاً فوقتاً یہ دعائیں پڑھنا مسنون ہیں.

126. رکوع اور سجدے میں قرآن کی تلاوت کرنا منع ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((اَلَا اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا)) ''مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے'' (مسلم)

127. **رکوع کے بعد اطمئنان سے کھڑے ہونا ضروری ہے:** ثابت البنانی فرماتے ہیں: ''کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بیان کرتے تو رکوع سے جب سر اٹھا کر قومہ کے لئے کھڑے ہوتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ ہمیں گمان ہونے لگتا شاید سیدنا انس رضی اللہ عنہ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں'' (بخاری)

ابو حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے، یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتا'' (بخاری) —

وضاحت : رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کو ''قومہ'' کہتے ہیں. حالت قومہ میں ہاتھ باندھنے یا کھلے رکھنے کے بارہ میں کسی حدیث سے وضاحت نہیں ملتی۔ لہٰذا دونوں طرح درست ہے۔

128. **قومہ کی مسنون دعا:** رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: (سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) (جس نے اللہ کی تعریف کی اللہ تعالیٰ نے سن لی) مقتدیوں میں سے ایک آدمی نے کہا: (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ) (ہمارے رب! تعریف تیرے ہی لئے ہے، بکثرت ایسی تعریف، جو شرک سے پاک اور برکت والی ہے)، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز

سے فارغ ہوئے تو پوچھا "یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟" اس شخص نے عرض کیا "میں تھا" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو ان کلمات کا ثواب لکھنے میں سبقت حاصل کرتے دیکھا" (بخاری)

قومہ کی مزید دعاء : (رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اللهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ) **(مسلم: 477)**

129. **سجدہ کرنے کے لیے زمین پر پہلے ہاتھ یا گھٹنے رکھنا – دونوں طرح جائز ہو ہے، جس پر علماء کا اجماع ہے، اور دونوں طرح احادیث میں وارد ہے، ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (نمازی چاہے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھ دے، اور چاہے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھ دے، علماء کا اتفاق ہے کہ دونوں طرح سے نماز صحیح ہے (مجموع الفتاوی 449/22)**

130. **سجدہ سات اعضاء پر کرنا چاہیے:** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((أُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ: عَلَى الْجِبْهَةِ - وَ اَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى اَنْفِهٖ -، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَ لَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ)) "مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے-پیشانی پر- یہ کہتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا-، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ہم نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں" (بخاری).

131. **سجدہ کا صحیح طریقہ:** سجدہ پورے اطمینان سے کرنا چاہئے۔ سجدے میں بازو زمین پر نہیں بچھانے چاہئیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ، وَ لاَ يَبْسِطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ)) "سجدہ اطمینان سے کرو، اور تم میں سے کوئی بھی سجدے میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے" (متفق علیہ).

سجدہ میں کہنیاں پیٹ سے علیحدہ اور کھول کر رکھنی چاہئیں۔ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: (كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَجَدَ لَوْ شَآءَتْ بَهْمَةٌ اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ) "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو بکری کا بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا" (مسلم)

سجدے میں دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر رکھنے چاہئیں۔اور دونوں ہاتھ پہلوؤں سے دور رہنے چاہئیں۔ سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا سَجَدَ اَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَ جَبْهَتَهٗ مِنَ الْاَرْضِ، وَ نَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَ وَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ) "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں اپنی ناک اور پیشانی زمین کے ساتھ لگاتے، اور ہاتھ اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے، اور ہاتھ کندھوں کے برابر رکھتے (ابوداؤد، ترمذی: صحیح)

سجدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رہنی چاہئیں۔ سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (كان يَسْتَقْبِلُ بِاَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ) "کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھتے تھے" (بخاری).

132. **سجدوں میں یہ دعائیں پڑھنا مسنون ہیں:** سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں تین مرتبہ **(سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى)** کہتے ہوئے سنا) (ابن ماجہ: صحیح).

رکوع میں مذکورہ دعائیں سجدوں میں بھی پڑھنا مسنون ہیں.

133. **سجدوں کے درمیان قعدہ کی دعا:** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے: **((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ، وَارْحَمْنِیْ، وَاجْبُرْنِیْ، وَاهْدِنِیْ، وَارْزُقْنِیْ))** "یااللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرا نقصان پورا کر، مجھے ہدایت اور رزق عطا فرما" (ابوداؤد، ترمذی)

وضاحت: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو "**قعدہ**" کہتے ہیں۔ براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، سجدہ، قومہ، دونوں سجدوں کا درمیانی قعدہ تقریباً برابر ہوتے) (بخاری)

134. **دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے کھڑے ہونے سے پہلے جلسہ استراحت سنت ہے:** سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے **(اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ یُصَلِّیْ، فَاِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهٖ لَمْ یَنْهَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا)** "کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کی طاق رکعتوں - یعنی پہلی اور تیسری میں ہوتے - تو دوسرے سجدے کے بعد تھوڑی دیر سیدھے بیٹھتے پھر قیام کے لئے کھڑے ہوتے" (بخاری).

135. **پہلا تشہد بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ** دایاں پاؤں کھڑا رکھا اور بائیں پاؤں پر بیٹھا جائے۔ جبکہ **دوسرے** یا آخری تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا کرکے بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی کے نیچے سے نکال کر کولہے پر بیٹھنا سنت ہے، اسے تورک کہتے ہیں۔

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، کہنے لگے: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہء نماز تم سب سے زیادہ یاد ہے، پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: **(اِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِهِ الْیُسْرٰی وَ نَصَبَ الْیُمْنٰی، وَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْاُخْرٰی، وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِهٖ)** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے بعد پہلے تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بائیں پر بیٹھتے، جبکہ آخری رکعت یعنی دوسرے تشہد میں بایاں پاؤں دائیں پنڈلی کے نیچے سے نکال لیتے، اور دایاں پاؤں کھڑا کرکے کولہے پر بیٹھتے" (بخاری)

136. **پہلے تشہد کی دعا:** سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "جب تم نماز میں (تشہد) بیٹھو تو یہ دعا کہو: **((اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ.... اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ))** تمام زبانی جسمانی اور مالی عبادت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر بھی اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ اور پھر کہو: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ **(ثُمَّ یَتَخَیَّرُ مِنَ الْمَسْاَلَةِ مَا شَآءَ)** پھر آدمی اپنے لئے اللہ سے جو دعاء کرنا چاہے کرے" (مسلم).

137. **تشہد میں انگشتِ شہادت اٹھانا مسنون ہے۔** نیز یہ کہ تشہد میں داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھنا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (**كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَ اَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَ وَضَعَ اِبْهَامَهٗ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى**) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب التحیات میں بیٹھتے تو داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے، اور اپنے انگوٹھے کو اپنی درمیانی انگلی پر رکھ کر حلقہ بناتے ہوئے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے" (مسلم).

138. **دوسرے تشہد میں التحیات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ضروری ہے۔** سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز میں درود کے بغیر دعا مانگتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**عَجِّلَ هٰذَا، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْلِغَيْرِهِ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ، ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ مَا شَآءَ**)) "اس نے جلدی کی" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے پاس بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے شخص کو مخاطب کرکے فرمایا: "جب کوئی نماز پڑھے تو اللہ کی حمد و ثناء سے آغاز کرے، پھر نبی پر درود بھیجے، اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے" (ترمذی: صحیح).

139. **درود کا مسنون طریقہ**: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں مندرجہ ذیل درود پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر اور اہل بیت پر کس طرح درود بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہو: ((**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ**)) یا اللہ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر درود بھیجا، تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے، یا اللہ! محمد پر اور آل محمد پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے" (بخاری).

وضاحت: اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ **مَلَأُ الأَعْلَى** (اپنے مقرب فرشتوں) میں آپ کی تعریفیں بیان فرمائے۔

140. درود کے بعد مسنون دعاؤں میں سے کوئی ایک یا جتنی کوئی چاہے پڑھ سکتا ہے۔ مسنون دعاؤں کے علاوہ بھی صحیح الفاظ سے کوئی جائز دعا کی جا سکتی ہے، مسنون دعاؤں میں سے چند دعائیں درج ذیل ہیں:

- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ دعاء ایسے سکھاتے جیسا کہ قرآن کی کوئی سورت سکھاتے: ((**اللَّهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ**)) "الٰہی میں تیری جناب میں عذابِ جہنم سے پناہ طلب کرتا ہوں، اور عذابِ قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں، اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں، اور موت و حیات کی آزمائش سے پناہ

طلب کرتا ہوں۔ (مسلم)، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت مزید یہ ہے: ((اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) گناہوں اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں (متفق علیہ).

- سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کوئی دعا سکھلایئے جو میں اپنی نماز میں پڑھوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کہو ((اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا ، وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ. فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ)) اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے، اور تیرا سوا گناہ معاف کرنے والا کوئی نہیں، اپنی رحمت سے میرے سارے گناہ معاف فرمادے، مجھ پر رحم فرما، بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے" (متفق علیہ).
- سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: "اے معاذ! مجھے تجھ سے محبت ہے۔" میں نے عرض کیا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں"، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اچھا تو پھر ہر (فرض) نماز کے بعد یہ کلمات کہنا نہ بھولنا ((رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ)) "اے میرے رب! مجھے اپنا ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما" (احمد، ابوداؤد، نسائی صحیح).

141. **نماز کے اختتام پر دائیں بائیں سلام پھیرنا فرض ہے:** سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ اَلطُّہُوْرُ، وَ تَحْرِیْمُہَا اَلتَّکْبِیْرُ، وَ تَحْلِیْلُہَا اَلتَّسْلِیْمُ)) "طہارت نماز کی کنجی ہے، نماز کا آغاز تکبیر اور اختتام سلام کہنا ہے" (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ: صحیح).

142. سلام پھیرنے کے بعد امام کو دائیں یا بائیں طرف سے پھر کر لوگوں کی طرف منہ کرکے بیٹھنا چاہئے۔ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا صَلّٰی صَلَاةً اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ) "کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تو اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف پھیر لیتے" (بخاری).

143. نماز سے سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا مانگنا سنت سے ثابت نہیں۔ سلام پھیرنے کے بعد دائیں یا بائیں طرف مصافحہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

144. **فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اونچی آواز سے مسنون اذکار کرنا چاہیے۔** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (کُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِالتَّکْبِیْرِ) کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (فرض) نماز کے اختتام کا اندازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر کی آواز سے لگایا کرتا تھا۔ (متفق علیہ)

- سلام کے بعد تین بار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ) کہنا، اس کے بعد (اَللّٰہُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ) پڑھنا مسنون ہے: سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار (اَسْتَغْفِرُاللّٰہ) کہتے اور پھر فرماتے: ((اَللّٰہُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ)) "یا اللہ تو سلامتی ہے، سلامتی تجھی سے حاصل ہو سکتی ہے، اے بزرگی اور بخشش کے مالک تیری ذات بڑی بابرکت ہے" (مسلم)

- سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعاء پڑھتے تھے: ((لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَ لاَ مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے۔ حمد وثنا کا وہی حقدار ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یااللہ! اگر تو کسی کو اپنے فضل سے نوازنا چاہے تو کوئی تجھے روک نہیں سکتا، اور اگر کسی کو اپنی رحمت سے محروم کر دے تو کوئی اسے نواز نہیں سکتا۔ کسی دولت مند کی دولت اسے تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی'' (متفق علیہ).
- سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے، تو بلند آواز سے یہ کلمات ادا فرماتے: ((لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ. لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ ، لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَلاَ نَعْبُدُ اِلاَّ اِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَ لَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ ، لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ)) ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ وحدہ لاشریک ہے، بادشاہی اسی کی ہے، حمد وثنا اسی کے لیے ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی توفیق ہے نہ نیکی کی قوت۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ اس کے سوا ہم کسی کی بندگی نہیں کرتے۔ سب نعمتیں اس کی طرف سے ہیں۔ بزرگی اس کے لئے ہے۔ بہترین تعریف کا مالک وہی ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، ہم اپنا دین اسی کے لئے خالص کرتے ہیں۔ کافروں کو خواہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو'' (مسلم).
- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِيْنَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلاَثًا وَّ ثَلاَثِيْنَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِيْنَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ، وَقَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ: لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ - غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) ''جس نے نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 33 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا اس نے ننانوے کی تعداد پوری کی، پھر 100 سو پورا کرتے ہوئے: (لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْر) کہا، تو اس کے سارے گناہ (خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں) معاف کر دیئے جائیں گے'' (مسلم)
- سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ((اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلاَةٍ)) مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، بیہقی: صحیح)
- سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَنْ قَرَاَ آيَةَ الْكُرْسِیِّ دُبُرَ كُلِّ صَلاَةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلاَّ اَنْ يَمُوْتَ)) ''جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی'' (نسائی، ابن حبان، طبرانی: صحیح)

145. **اذکار وتسبیحات انگلیوں کی پوروں پر کرنا سنت ہے:** یسیرۃ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلاَتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ)) (تسبیحات) (انگلیوں پر گنا کرو، کیونکہ قیامت کے روز ان سے سوال کیا جائے گا، اور بلوائی جائیں گی) (ابوداود، ترمذی: حسن).

146. عورت کے لیے کہاں نماز پڑھنا افضل ہے؟ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ام حمید ساعدی رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ''یارسول اللہ! میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) نماز پڑھوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((مجھے معلوم ہے کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہے، لیکن تیرا ایک گوشے میں نماز پڑھنا اپنے کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور تیرا کمرے میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور تیرا گھر کے صحن میں نماز پڑھنا محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور تیرا محلّہ کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے))۔'' راوی کہتے ہیں کہ ام حمید رضی اللہ عنہا نے (اپنے گھر میں مسجد بنانے کا) حکم دیا، چنانچہ ان کے لئے گھر کے آخری حصہ میں مسجد بنائی گئی جسے تاریک رکھا گیا (یعنی اس میں روشندان وغیرہ نہ بنایا گیا) اور وہ ہمیشہ اس میں نماز پڑھتی رہیں حتیٰ کہ اپنے اللہ عزوجل سے جاملیں۔ (احمد، ابن حبان، ابن خزیمہ: حسن)۔

147. عورتوں کو مسجد جانے کی اجازت اور اس کے آداب: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ، وَ بُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ))''عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو لیکن (نماز پڑھنے کے لئے) ان کے گھر مساجد سے بہتر ہیں'' (متفق علیہ)

عورتوں کو دن کے اوقات میں مسجد میں آنے سے گریز کرنا چاہیئے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِيْذَنُوْا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ)) ''عورتوں کو رات کے وقت مساجد میں آنے کی اجازت دو'' (ترمذی: صحیح)

عورتوں کو خوشبو لگا کر مسجد میں جانا منع ہے۔ کسی عورت نے خوشبو لگائی ہو تو اسے مسجد میں جانے سے پہلے دھولینا چاہیئے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو خوشبو لگا کر مسجد میں جاتے دیکھا تو پوچھا ''اے اللہ کی بندی! کہاں جارہی ہو؟'' عورت نے جواب دیا ''مسجد میں۔'' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''کیا اس مقصد کے لئے تو نے عطر لگایا ہے؟'' عورت نے جواب دیا ''جی ہاں!'' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ((اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ حَتّٰى تَغْتَسِلَ))''جو عورت خوشبو لگائے اور پھر مسجد میں جائے اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی اِلّا یہ کہ وہ خوشبو کو دھوڈالے۔'' (ابن ماجہ: صحیح)

148. عورت کے لیے مردوں کے ساتھ صف بنانا جائز نہیں، اگرچہ وہ: بیوی، ماں، بیٹی یا کسی طرح کی محرم ہی کیوں نہ ہو، نیز یہ کہ ایک عورت تنہا صف میں کھڑی ہوسکتی ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ((صَلَّيْتُ اَنَا وَ يَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَاُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خَلْفَنَا))۔ میں اور ایک یتیم (بچے) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اپنے گھر میں نماز پڑھی۔ میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہم سب کے پیچھے تھیں۔ (بخاری)۔

149. **عورتوں کی بہترین صف سب سے پچھلی صف ہے:** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((خَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا)) "عورتوں کی بہترین صف سب سے آخری اور بدترین صف پہلی (یعنی مردوں سے متصل) ہے اور مردوں کی بہترین صف پہلی اور بدترین آخری (یعنی عورتوں سے متصل) ہے" (ابوداؤد اور ابن ماجہ: صحیح).

150. **سر اور جسم پر موٹے کپڑے کے بغیر عورت کی نماز نہیں ہوتی:** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلاةَ حَائِضٍ إِلاَّ بِخِمَارٍ)) (اللہ تعالی کسی بالغ عورت کی نماز موٹی چادر کے بغیر قبول نہیں کرتا) (رواہ الخمسۃ: صحیح).

151. **غیر محرم لوگوں کے سامنے عورت کو اپنے جسم کا مکمل پردہ کرنا فرض ہے، اور اگر عورت ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں غیر محرم لوگ نہ ہوں تو چہرہ اور ہاتھ کھلے رکھ سکتی ہے،** ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ عورت بغیر ازار کے صرف اوڑھنی (ڈوپٹہ) اور میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ((إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا)) (ہاں، اگر اتنی لمبی ہے کہ جس سے پاؤں کا اوپر کا حصہ ڈھک جائے) (ابوداود).

152. **امام کو غلطی سے آگاہ کرنے کے لیے مرد حضرات کو (سبحان اللہ) کہنا، اور خواتین کو تالی بجانا چاہیے:** سیدنا ابوہریرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)) (نماز میں کوئی ضرورت پیش آ جائے تو مردوں کو (سبحان اللہ) کہنا، اور عورتوں کو تالی بجانا چاہیے) (متفق علیہ).

153. **اذان اور امامت کے مسائل میں بیان ہو چکا ہے کہ:** عورت سرِعام اذان نہیں کہہ سکتی، اور صرف عورتوں کو پہلی صف کے درمیان کھڑی ہو کر امامت کرا سکتی ہے.

154. **مذکورہ احکام کے علاوہ مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں۔** سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ)) "تم سب (مرد اور عورتیں) اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔" (بخاری).

حتی کہ عورتیں سجدہ بھی مردوں کی طرح کریں گی: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلاَ يَنْبَسِطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ)) "سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی (مرد ہو یا عورت) سجدے میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔" (متفق علیہ)

صحیح بخاری میں ہے کہ: ام درداء رضی اللہ عنہا نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقیہہ خاتون تھیں۔ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاد) فرماتے ہیں "عورت اسی طرح نماز پڑھے جس طرح مرد پڑھتا ہے" (مصنف ابن ابی شیبہ).

نماز میں جائز امور

155. **نماز میں اللہ تعالی کے خوف سے رونا جائز ہے۔** سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یُصَلِّیْ وَ فِیْ صَدْرِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الرَّحٰی مِنَ الْبُکَاءِ۔"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا، نماز میں رونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے سے ہانڈی کے جوش مارنے جیسی آواز آرہی تھی" (احمد، ابوداؤد، نسائی: صحیح)۔

156. **نماز میں بوقتِ ضرورت کھنکارنا یا ہاتھ وغیرہ سے اشارہ کرنا جائز ہے:** جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نماز پڑھتے وقت جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تو آپ ان کو کیسے جواب دیتے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس طرح کرتے —اور اپنا ہاتھ پھیلا دیا) (ابوداود، ترمذی: صحیح)۔

157. **نماز میں بیماری یا بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے عصا پر ٹیک لگانا یا کرسی وغیرہ** استعمال کرنا جائز ہے۔ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک جب زیادہ ہو گئی اور جسم بھاری ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی جگہ پر عصا رکھتے اور دوران نماز اسی سے ٹیک لگا لیتے۔ (ابوداؤد)۔

158. **تکلیف دہ اور مضر چیز کو نماز کی حالت میں مارنا جائز ہے۔** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلَاۃِ ، اَلْحَیَّۃَ وَالْعَقْرَبَ))"نماز میں سانپ اور بچھو کو مار دو" (احمد، ابوداؤد: صحیح)

159. **کسی عذر کے باعث سجدے کی جگہ سے مٹی یا کنکر وغیرہ ہٹانے ہوں** تو دوران نماز ایک مرتبہ ایسا کیا جاسکتا ہے۔ سیدنا معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کی جگہ سے مٹی برابر کرنے والے کے بارہ میں ارشاد فرمایا: ((اِنْ کُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَۃً)) "اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو ایک بار کرلے" (متفق علیہ)

160. **سخت گرمی کی وجہ سے سجدے کی جگہ کپڑا رکھ لینا جائز ہے۔** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور سخت گرمی میں جب ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیشانی زمین پر نہیں رکھ سکتا تھا تو اپنا کپڑا بچھا لیتا اور اس پر سجدہ کرتا۔" (بخاری)

161. **نماز میں بچے کو اٹھانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔** سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس حالت میں نماز پڑھاتے دیکھا ہے کہ ابوالعاص کی بیٹی امامہ (نبی اکرم ﷺ کی نواسی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر تھی، آپ ﷺ رکوع فرماتے تو امامہ کو اتار دیتے، اور جب سجدے سے فارغ ہوتے تو پھر اسے اٹھا لیتے" (متفق علیہ)

162. **جوتے نجاست سے پاک ہوں تو جوتوں سمیت نماز پڑھنا جائز ہے۔** سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا "کیا رسول اللہ ﷺ جوتوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟" انہوں نے جواب دیا: "ہاں" (متفق علیہ)۔

سیدنا ابوسعید الخدری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہو سنا: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرْ: فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ أَذًى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا)) (جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو اپنے جوتوں کو دیکھے، اگر ان میں کوئی ناپاکی تو صاف کرلے، اور ان (جوتوں) میں نماز پڑھے) (ابوداود: صحیح)

163. **خواتین کی نماز میں بیان ہو چکا ہے** کہ امام کو اس کی غلطی سے آگاہ کرنے کے لئے مردوں کو (سبحان اللہ) اور عورتوں کو تالی بجانے کی اجازت ہے۔

نمازی بوقت ضرورت، غیر نمازی کو متوجہ کرنا چاہے مثلاً بچے کو آگ کے قریب جانے سے روکنے کے لئے کسی کو متوجہ کرنا ہو تو مرد کو (سبحان اللہ) اور عورت کو تالی بجا کر متوجہ کرنے کی اجازت ہے۔

164. **شیطان کے وسوسہ ڈالنے پر دوران نماز میں تعوذ پڑھنا جائز ہے۔** سیدنا عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: "یارسول اللہ: شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہوتا ہے، نیز میری قرات میں شک ڈالتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((ذَاکَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ. فَإِذَا اَحسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) "اس شیطان کا نام "خنزب" ہے۔ جب اس کا وسوسہ محسوس کرو، تو (دوران نماز ہی) تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم) پڑھو اور بائیں طرف تین مرتبہ تھوکو"، سیدنا عثمان کہتے ہیں: "میں نے ایسا ہی کیا، اور اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھ سے دور کر دیا" (مسلم).

165. **کسی مصیبت و مشکل کے موقعہ پر فرض نمازوں میں قنوتِ نازلہ کرنا سنت ہے:** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز ادا کر کے دیکھاتا ہوں، چنانچہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ ظہر، عشاء اور فجر نمازوں میں (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) کہنے کے بعد قنوت کرتے ہوئے مومنوں کے لیے دعاء کرتے اور کافروں پر لعنت ڈالتے) (متفق علیہ).

166. **دوران نماز کوئی سوچ آنے پر نماز باطل نہیں ہوتی۔** عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور ازواج مطہرات کے پاس چلے گئے، پھر واپس تشریف لائے صحابہ کرام کے چہروں پر تعجب کے آثار دیکھے تو آپ نے فرمایا: ((ذَكَرْتُ وَ اَنَا فِي الصَّلَاةِ تِبْرًاعِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يُمْسِيَ اَوْ يَبِيْتَ عِنْدَنَا فَأَمِرْتُ بِقِسْمَتِهٖ)) "مجھے نماز کے دوران یاد آیا کہ ہمارے گھر میں سونا ہے، اور مجھے ایک دن یا ایک رات کے لئے بھی اپنے گھر میں سونا رکھنا پسند نہیں، لہٰذا میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے" (بخاری).

167. **سترہ کے مسائل میں بیان ہو چکا ہے** کہ سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنے والے کو نماز کے دوران ہی ہاتھ سے روک دینا چاہیئے.

نماز میں ممنوعہ امور

168. **نماز میں قصداً کھانا یا پینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے،** جس پر تمام علماء امت کا اجماع ہے. (الاجماع لابن المنذر: 1985).

169. **نماز میں کسی طرح کی قصداً بات چیت کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے:** معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ ، إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ)) (نماز میں انسانی گفتگو کرنا ٹھیک نہیں، نماز تو صرف تسبیح، تکبیر، اور تلاوتِ قرآن سے ہونا چاہیے) (**مسلم**).

170. نماز کو عجلت اور جلد جلد ادا کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے: جیسا کہ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ , فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى , ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ارْجِعْ فَصَلِّ , فَإِنَّك لَمْ تُصَلِّ . فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى , ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ارْجِعْ فَصَلِّ , فَإِنَّك لَمْ تُصَلِّ - ثَلاثاً - فَقَالَ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لا أُحْسِنُ غَيْرَهُ , فَعَلِّمْنِي , فَقَالَ : إذَا قُمْتَ إلَى الصَّلاةِ فَكَبِّرْ , ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ معك مِنْ الْقُرْآنِ , ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً , ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِماً , ثُمَّ اُسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً, ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِساً . وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاتِكَ كُلِّهَا)) (نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے، ایک شخص نے مسجد میں نماز پڑھی اور نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر انہیں سلام کیا، تو آپ نے فرمایا: لوٹ کر نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی، اس نے لوٹ کر پہلے کی طرح سے (جلد جلد) نماز پڑھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوٹ کر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی، اس نے تیسری مرتبہ بھی اسی طرح نماز پڑھی اور آپ نے پھر اسے وہی حکم دیا، تو اس وقت اس شخص نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے، مجھے تو اسی طرح نماز پڑھنا آتی ہے، تو آپ مجھے (نماز کا صحیح طریقہ) سکھا دیجیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر (تحریمہ) کہو، پھر (فاتحہ پڑھو اور) جو تمہیں قرآن سے میسر ہو اس کی تلاوت کرو، پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں مطمئن ہو جاؤ، پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ (حتی کہ اطمئنان سے کھڑے ہو جاؤ)، پھر سجدہ کرو حتی کہ سجدہ میں مطمئن ہو جاؤ، پھر سجدہ سے اٹھ کر اطمئنان سے بیٹھو، پھر اسی طرح باقی نماز مکمل کرو) (متفق علیہ).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک شخص کو دیکھا جو رکوع و سجود اطمئنان نہیں کر رہا تھا، تو حذیفہ رضی اللہ عنہ اسے فرمایا: (مَا صَلَّيْتَ. قَالَ: وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ)) (تم نے نماز نہیں پڑھی، اور اگر اسی حالت میں فوت ہو جاتا تو تمہاری موت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر نہ ہوتی) (بخاری).

171. نماز میں سکون واطمئنان فرض ہے، چنانچہ بلاضرورت مسلسل زیادہ حرکتیں کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، ایسی حرکتوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں، لیکن اس کی حد یہ ہے کہ جس میں نمازی کو دیکھنے والے کو محسوس ہو کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا. (فتاویٰ ابن عثیمین 309/13).

172. قصداً قہقہہ لگا کر ہنسنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، کیونکہ ایسا کرنا نماز کے منافی بلکہ اسے کھیل تماشا بنانے کے مترادف ہے، اور اس پر علماء کا اجماع ہے، لیکن اگر یہ قہقہہ بغیر قصد سے اچانک نکل آئے تو نماز باطل نہیں ہوگی، اسی طرح صرف مسکرا دینا جس میں آواز پیدا نہ ہو —اس سے بھی نماز باطل نہیں ہوتی. (المغنی 741/1، الشرح الممتع لابن عثیمین 366/3).

173. نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا منع ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نَهى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلاَةِ۔ "کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔" (متفق علیہ)

174. **نماز میں انگلیاں چٹخانا یا انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا منع ہے۔** سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُکُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَ هٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلاَ يُشَبِّكُنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِيْ صَلاَةٍ)) ''جب تم میں سے کوئی وضو کرکے مسجد کی طرف جائے، تو راستے میں انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر نہ چلے، کیونکہ وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔'' (ترمذی، ابوداؤد، نسائی: صحیح)

175. **نماز میں نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِى الصَّلاَةِ اِلَى السَّمَآءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ)) ''لوگوں کو حالت نماز میں دعا مانگتے ہوئے اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آ جانا چاہئے ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔'' (مسلم)

176. **نماز میں منہ ڈھانپنا منع ہے۔** نماز میں کپڑا دونوں کندھوں پر اس طرح لٹکانا کہ اس کے دونوں سرے سیدھے زمین کی طرف ہوں ''سدل'' کہلاتا ہے جو کہ منع ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: (نَهى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ) (رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سدل کرنے اور منہ ڈھانپنے سے منع کیا ہے۔ (ابوداود، ترمذی: صحیح)

177. **نماز میں کپڑے اور بال سمیٹنا منع ہے:** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((اُمِرْتُ اَنْ.... وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ)) ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ہم نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں'' (بخاری).

178. **سجدہ کی جگہ سے بار بار کنکریاں ہٹانا منع ہے۔** (نماز میں جائز امور میں ملاحظہ فرمائیں)

179. **نماز میں ادھر ادھر دیکھنا منع ہے۔** سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لاَ يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ فِى الصَّلاَةِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ. فَاِذَا صَرَفَ وَجْهَهٗ اِنْصَرَفَ عَنْهُ)) ''اللہ تعالیٰ بندے کی نماز میں برابر متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ ادھر ادھر نہ دیکھے، جب بندہ توجہ ہٹالیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے'' (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن خزیمہ: حسن).

نماز میں توجہ ہٹنا یا جسم کے پھیرنے کی تین صورتیں ہیں:

(1) اپنے سینے اور جسم کو قبلہ کے رُخ سے پھیرنا، اگر یہ کام بغیر کسی شرعی عذر کے کیا جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے، کیونکہ قبلہ رُخ ہونا نماز کی شروط میں سے ہے.

(2) جسم گھمائے بغیر صرف سر پھیرنا یا آنکھوں سے اِدھر اُدھر دیکھنا، یہ کام بلا ضرورت مکروہ ہے، اگرچہ نماز باطل نہیں ہوگی، جس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ((هُوَ اخْتِلاَسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلاَةِ الْعَبْدِ)) (یہ چوری ہے جو شیطان بندے کی نماز میں سے کرتا ہے) (بخاری) (اس سے معلوم ہوا کہ نماز باطل نہیں ہوئی لیکن اس کا اجر کم ہو جائے گا).

(3) توجہ ہٹنے کی تیسری صورت: دل کے وسوسے اور خیالات ہیں، جن میں مگن ہو کر آدمی نماز سے غافل ہو جاتا ہے، ایسا کرنے سے نماز کا اجر کم یا بلکہ ضائع ہو سکتا ہے. فتاوی ابن باز (130/11) (الشرح الممتع 70/3).

180. **نماز میں جمائی لینے سے حتی الوسع پرہیز کرنا چاہیے**۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ)) "جب کسی کو نماز میں جمائی آئے، تو اسے حتّی المقدور روکے کیونکہ اس وقت شیطان منہ میں داخل ہوتا ہے۔" (مسلم).

181. **دورانِ نماز قبلہ کی طرف تھوکنا حرام ہے**: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ ،فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ ، فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ ، وَلَكِنْ عَنْ شِمَالِهِ ، تَحْتَ قَدَمِه)) (جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو وہ اللہ تعالی سے ہم کلام ہوتا ہے، چنانچہ اپنے سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکے، بلکہ اپنے بائیں طرف پاؤں کے نیچے تھوکے) (متفق علیہ).

نمازِ نفل کے مسائل

نوافل کی تقسیم: فرائض کے علاوہ باقی نماز نفل کی حیثیت رکھتی ہیں، اور **نفل نماز کی دو قسمیں ہیں**: (1) سنت - (2) نفل. پھر ایسے نوافل جنہیں رسول اللہ ﷺ فرض نمازوں کے پہلے یا بعد پڑھنے کا باقاعدہ اہتمام کرتے تھے انہیں **سنت مؤکدہ** کا نام دیا جاتا ہے، جبکہ وہ نوافل جنہیں کبھی آپ ﷺ پڑھتے اور کبھی چھوڑتے تھے انہیں **سنت غیر مؤکدہ** کہتے ہیں.

اسی طرح سنتوں کے مقابلہ میں نوافل کی بھی دو قسمیں ہیں: (1) **نفل خاص** – (2) **نفل عام**. چنانچہ ایسے نوافل جنہیں بعض مخصوص حالات میں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے انہیں نفلِ خاص یا (**ذوات الاسباب**) کا نام دیا جاتا ہے، جیسا کہ تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو وغیرہ ہے،اس کے علاوہ باقی نفل عام ہیں، جنہیں ممنوع اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت اور تعداد میں ادا سکتے ہیں.

182. نماز ظہر سے قبل **4** اور بعد میں **2** ، نماز مغرب کے بعد **2** ، نماز عشاء کے بعد **2** اور نماز فجر سے پہلے **2** رکعت سنت (مؤکدہ) پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالی جنت میں گھر بناتا ہے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ ثَابَرَ عَلَى ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ : اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ)) "جو شخص باقاعدگی سے بارہ رکعت سنتیں ادا کرے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے: نماز ظہر سے پہلے چار رکعت، دو ظہر کے بعد، دو رکعت نماز مغرب کے بعد، دو رکعت نماز عشاء کے بعد اور دو رکعت نماز فجر سے پہلے۔" (ترمذی، ابن ماجہ: صحیح).

183. ام المؤمنین عائشہ رسول اللہ ﷺ کی سنت نماز کے بارہ میں فرماتی ہیں: كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَ يَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ) (آپ ﷺ ظہر سے قبل چار رکعتیں میرے گھر میں ادا فرماتے،

پھر مسجد جا کر لوگوں کو (فرض) نماز پڑھاتے، پھر واپس گھر تشریف لاتے اور دو رکعت ظہر کے بعد ادا فرماتے، پھر لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے اور میرے ہاں گھر تشریف لا کر دو رکعتیں پڑھتے تھے، پھر لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور میرے ہاں گھر تشریف لا کر دو رکعتیں پڑھتے تھے) (مسلم)

184. **نمازِ فجر سے پہلے دو سنتیں دنیا جہان کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہیں۔** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا**)) "فجر کی دو رکعت (سنت مؤکدہ) دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہیں" (ترمذی: صحیح)

185. **فجر کی سنتوں کے بعد تھوڑی دیر دائیں کروٹ لیٹنا مسنون ہے۔** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((**اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ**)) "جب تم میں سے کوئی آدمی فجر کی دو سنتیں پڑھے، تو دائیں کروٹ لیٹ جائے۔" (ترمذی، ابوداؤد: صحیح)۔

186. **ظہر کی پہلی چار سنتیں ایک سلام سے ادا کرنا بھی درست ہیں۔** سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((**اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ اَبْوَابُ السَّمَآءِ**)) "ظہر سے قبل چار رکعت (سنت) جن میں سلام نہ ہو ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں" (ابوداؤد: حسن)

187. **ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعت سنت ادا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔** ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((**مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ**)) "جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت اور بعد میں چار رکعت (سنتیں) ادا کرے اللہ اس پر آگ حرام کر دیتا ہے" (ابن ماجہ: صحیح)۔

188. **نماز عصر سے قبل چار رکعت** (سنت غیر مؤکدہ) پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا**)) "جس آدمی نے عصر سے قبل چار رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔" (احمد، ترمذی، ابوداؤد: حسن)

189. **نماز مغرب سے قبل دو رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ ہیں۔** سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: ((**صَلُّوْا قَبْلَ صَلاَةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ**)) "مغرب سے پہلے دو رکعتیں ادا کرو"، **قَالَ : فِي الثَّالِثَةِ ((لِمَنْ شَآءَ))** تیسری مرتبہ فرمایا: "جس کا جی چاہے پڑھے" نبی اکرم ﷺ نے تیسری مرتبہ یہ الفاظ اس خدشہ کی وجہ سے فرمائے" کہیں لوگ اسے سنت مؤکدہ نہ بنالیں" (متفق علیہ)

190. **نماز جمعہ سے قبل نوافل کی تعداد مقرر نہیں،** جو جتنے چاہے پڑھے۔ نماز جمعہ سے قبل سنت مؤکدہ ادا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ، ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى ، وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ**))

(جو شخص غسل کر کے جمعہ کی نماز کے لیے مسجد میں آتا ہے، اور پھر جو اس کے لیے مقدر ہے وہ نوافل پڑھتا ہے، پھر امام کے فارغ ہونے تک اس کا خطبہ خاموشی سے سنتا ہے، پھر اس کے ساتھ فرض نماز ادا کرتا ہے، تو: اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن زیادہ کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں) (مسلم)۔

نمازِ جمعہ سے قبل مسجد میں آنے والے کو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنے چاہئیں، خواہ خطبہ ہو رہا ہو۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، اسی دوران سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے اور بغیر تحیۃ المسجد پڑھے بیٹھ گئے، اس پر آپ ﷺ نے اسے اٹھ کر کچھ ہلکی سی تحیۃ المسجد پڑھنے کا حکم دیا، اور فرمایا: (جب تم میں سے کوئی امام کے خطبہ کے دوران مسجد میں آتا ہے تو اسے چاہیے کہ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لے) (مسلم)

191. **سنت اور نفل نماز گھر میں ادا کرنی افضل ہے۔** سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ، فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا)) (جب تم میں سے کوئی مسجد میں فرض نماز ادا کر چکے تو اسے چاہیے کہ کچھ نماز (یعنی سنتیں نوافل) گھر میں ادا کرے، کیونکہ اللہ تعالی اس کی گھر میں ادا کی جانے والی نماز میں خیر و برکت پیدا فرماتا ہے) (مسلم).

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((صَلُّوْا اَیُّهَا النَّاسُ فِیْ بُیُوْتِكُمْ، فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اِلاَّ الْمَكْتُوْبَةِ)) "اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، اس لئے کہ سوائے فرض نمازوں کے باقی نماز (یعنی سنتیں اور نوافل) گھر میں ادا کرنی افضل ہے" (متفق علیہ)

192. **سنتیں اور نفل پڑھنے کا طریقہ:** ام المؤمنین عائشہ فرماتی ہیں: (وَكَانَ يُصَلِّیْ لَيْلاً طَوِيْلاً قَائِمًا، وَلَيْلاً طَوِيْلاً قَاعِدًا، وَكَانَ اِذَا قَرَاَ وَ هُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَ سَجَدَ وَ هُوَ قَائِمٌ، وَكَانَ اِذَا قَرَاَ قَاعِدًا رَكَعَ وَ سَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ۔ آپ ﷺ رات کا کافی حصہ کھڑے ہو کر اور کافی حصہ بیٹھ کر نماز پڑھتے، جب کھڑے ہو کر قراءت فرماتے، تو رکوع اور سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے، اور جب بیٹھ کر قراءت فرماتے، تو رکوع و سجود بھی بیٹھ کر ادا فرماتے، جب فجر طلوع ہوتی تو دو رکعت ادا فرماتے۔" (مسلم)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی))"رات اور دن کی نماز (نفل) دو، دو رکعتیں ہے" (ابوداؤد: صحیح)

193. **کسی عذر کی بناء پر نفل نماز کچھ بیٹھ کر کچھ کھڑے ہو کر ادا کی جاسکتی ہے۔** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا، البتہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے ہوگئے، تو قراءت بیٹھ کر فرماتے، اور جب تیس چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں، تو کھڑے ہو جاتے اور باقی قراءت پوری کر کے رکوع فرماتے۔" (مسلم)

194. **بلاعذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔** سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ، وَمَنْ صَلّٰی

قَاعِدًا فَلَهُ نِصفُ اَجْرِ الْقَائِمِ)) ''(نفل نماز) کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے جبکہ بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتاہے۔'' (متفق علیہ)

195. **دورانِ سفر سنتیں اور نوافل سواری پر بیٹھ کر ادا کیے جاسکتے ہیں۔** سید نا عبداللہ ابنِ عُمرؓ فرماتے ہیں: (كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ إِيمَاءً صَلاَةَ اللَّيْلِ ، إِلاَّ الْفَرَائِضَ ، وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ) (نبی کریم ﷺ فرائض کے علاوہ، تہجد اور وتر کی نماز، جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا ادا کر لیتے تھے) (متفق علیہ)

196. **نماز شروع کرنے سے پہلے اگر ممکن ہو تو سواری کا رخ قبلہ کی طرف کرلینا چاہیے**، بعد میں خواہ کسی طرف ہو جائے۔ سید نا اَنَس بن مالکؓ فرماتے ہیں: (كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوّعًا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ لِلصّلاَةِ ثُمّ خَلّى عَنْ رَاحِلَتِهِ ثُمّ صَلّى أَيْنَمَا تَوَجّهَتْ بِه) اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر بیٹھے ہوئے نفل نماز ادا کرنا چاہتے تو اس کا رخ قبلہ کی طرف کر کے تکبیر تحریمہ کہتے اور پھر جدھر سواری کا رخ ہوتا ادھر ہی نماز پڑھتے رہتے) (ابوداود: صحیح)

197. **سنتوں اور نوافل میں قرآن کریم سے دیکھ کر تلاوت کرنا جائز ہے۔** كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان قرآن کریم سے دیکھ کر نماز پڑھاتا تھا۔ اسے بخاری.

198. **ممنوعہ اوقات:** نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی عام نفل نماز نہیں ادا کرنی چاہیئے۔ سید نا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے، اور نماز فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے'' (مسلم)

199. **وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا مستحب ہے۔** تحیۃ الوضو جنت میں لے جانے والا عمل ہے۔ سید نا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز فجر کے بعد سید نا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''اے بلال! اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کونسا نفلی عمل ہے جس پر تمہیں بخشش کی بہت زیادہ امید ہو؟ کیونکہ آج رات میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے؟ سید نا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مَا عَمِلْتُ عَمَلاً فِي الْاِسْلاَمِ اَرْجٰى عِنْدِيْ مَنْفَعَةً مِنْ اَنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلاَ نَهَارٍ اِلاَّ صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كَتَبَ اللهُ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ''، ''میں نے اس سے زیادہ امید افزاء عمل تو کوئی نہیں کیا کہ دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں، تو جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔'' (متفق علیہ)

200. **مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنا چاہیے۔** سید نا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ)) ''جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو، تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔'' (متفق علیہ)

سجدہ سہو کے مسائل

201. یہ وہ دو سجدے ہیں جو نماز میں بھول کی وجہ سے کیے جاتے ہیں، اور اس کے تین اسباب ہیں:

(1) زیادتی: نماز میں بھول کر کوئی چیز زیادہ کر دینا، اگر نمازی کو یہ زیادتی نماز کے بعد یاد آئے تو اسے صرف سجدہ سہو کر لینا کافی ہے، لیکن اگر زیادتی کرتے ہوئے ہی یاد آ جائے تو فوراً اسے چھوڑ کر اس کے بعد والا عمل شروع کرنا ہوگا، اور آخر میں نماز کے بعد سجدہ سہو کر لینا کافی ہے، جیسا کہ کوئی شخص ظہر کی نماز میں پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے تو اسے جیسے ہی یاد آئے فوراً اس رکعت کو چھوڑ کر تشہد بیٹھنا ہوگا، اور تشہد پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیریں اور پھر دو سجدہ سہو کر کے پھر سلام پھیریں، دلیل:

سیدنا عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: **((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا ، فَقِيلَ لَهُ : أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ ؟ فَقَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ : صَلَّيْتَ خَمْسًا . فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ))** (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر کی پانچ رکعت پڑھا دیں، آپ سے عرض کیا گیا: کیا نماز کی رکعتیں زیادہ کر دی گئی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کیسے؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے) (بخاری و مسلم).

(2) کمی : اگر درمیانے تشہد جیسا کوئی واجب چھوٹ جائے تو اسے ادا کرنا ضروری نہیں صرف سلام سے پہلے سجدہ سہو کر لینا کافی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن بُحینہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ: **(أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ ، حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ، ثُمَّ سَلَّمَ)** (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے، لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر جب آپ نے نماز مکمل کی اور لوگ سلام پھیرنے کا انتظار کر رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا) (متفق علیہ).

(3) شک: اگر رکعات میں شک ہو تو کم رکعتیں شمار کر کے سجدہ سہو سلام سے پہلے کریں، سیدنا ابو سعید الخدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **((إذا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحْ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ، فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ))** (جب کسی کو اپنی نماز کی رکعتوں میں شک پڑ جائے، اور یاد نہ رہے کہ تین پڑھی ہیں یا چار، تو اسے چاہیے کہ مشکوک (یعنی چار) کو نظر انداز کرتے ہوئے یقین پر عمل کرے، یعنی تین رکعت شمار کرے، اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدہ سہو کرے، اگر نمازی نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے مل کر اس کے دو نفل ہو جائیں گے، اور اگر اس نے چار پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کی ذلت کا باعث بنیں گے) (مسلم).

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ سہو کے بعد دوبارہ تشہد پڑھنا سنت سے ثابت نہیں، کیونکہ کسی صحیح حدیث میں ایسا کرنے کا ذکر نہیں ہے. (فتاوى اللجنة الدائمة (148/7).

202. **اگر سجدہ ورکوع جیسا کوئی فرض چھوٹ جائے تواسے پورا کرنا ضروری ہے**، اور سلام کے بعد سجدہ سہو کیا جائے گا، ایسے چھوٹے ہوئے فرض کو ادا کرنے کی تین حالتیں ہیں:

(1) اگر وہ فرض (رکوع یا سجدہ وغیرہ) اگلی رکعت میں اس جگہ تک پہنچنے سے پہلے یاد آجائے تو فوراًاس چھوٹے ہوئے فرض کی طرف لوٹ کراسے ادا کیا جائے اور باقی رکعت مکمل کی جائے۔

(2) دوسری حالت یہ ہے کہ چھوٹا ہوا فرض اس وقت یاد آیا جبکہ نمازی اگلی رکعت میں اسی فرض تک پہنچ چکا ہو، تو ایسی صورتِ حال میں سابقہ رکعت (جس میں فرض بھول گیا تھا) کینسل کرکے اس کی جگہ یہ رکعت شمار ہوگی۔

(3) تیسری حالت یہ ہے کہ چھوٹا ہوا فرض سلام پھیرنے کے بعد یاد آئے تو جس رکعت میں فرض چھوٹا ہے اس رکعت کی جگہ ایک اور رکعت ادا کی جائے۔

اور ان تمام صورتوں میں سلام پھیرنے کے بعد دو سجدہ سہو کیے جائیں اور پھر سلام پھیرا جائے۔ **الشرح الممتع (3371)**.

203. جبکہ کسی سنت چیز کے چھوٹ جانے یا نماز میں کوئی سوچ فکر آنے پر سجدہ سہو نہیں ہے، عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ((**صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا دَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَأَى مَا فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ فَقَالَ: ذَكَرْتُ - وَأَنَا فِي الصَّلاَةِ - تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يُمْسِيَ -أَوْ يَبِيتَ- عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ**)) (میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی، نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوراًاٹھے اور بعض ازواجِ مطہرات کے پاس چلے گئے، پھر واپس آئے اور صحابہ کرام کے چہروں پر تعجب کے آثار دیکھے توآپ نے فرمایا: مجھے نماز کے دوران یاد آیا کہ گھر میں کچھ سونا ہے، اور مجھے پسند نہیں کہ رات تک گھر میں ہی پڑا رہے، چنانچہ میں اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے) (بخاری).

204. سلام کے بعد سہو کے متعلق بات چیت کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی.

205. مقتدی کو اگر امام کی پیچھے بھول ہو جائے تو اس پر سجدہ سہو نہیں ہے.

قضا نمازوں کے مسائل

206. **قضا نماز کب اور کیسے ادا کریں**: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِك**)) (جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے اسے جب یاد آئے نماز پڑھ لے، اسے ادا کرلینا ہی اس کا کفارہ ہے) (متفق علیہ).

207. **قضا نمازیں ترتیب سے ادا کرنا چاہیے**: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن عمر رضی اللہ عنہ غروبِ آفتاب کے بعد مشرکین قریش کو کوستے ہوئے آئے، اور عرض کیا: یارسول اللہ: میں نے سورج غروب ہوتے ہوئے عصر کی نماز ادا کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واللہ: میں نے تو ابھی تک نمازِ عصر ادا نہیں کی، پھر آپ نے اور ہم سب نے وضو کیا، اور غروبِ آفتاب کے بعد پہلے نمازِ عصر اور پھر نمازِ مغرب ادا کی) (بخاری).

208. **جس شخص کی نمازیں بیماری یا کسی حادثہ سے بیہوشی کی وجہ سے قضا ہو جائیں** تو اسے ایسی نمازیں پڑھنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ یہ بیہوشی اس کے اختیار سے نہیں، لیکن اگر کسی دوائی (anesthesia) وغیرہ لینے کی وجہ سے بیہوش ہوا ہو تو اس حالت میں قضا نمازیں پڑھنا ہوں گی، کیونکہ یہ بیہوشی اس کے اپنے اختیار سے ہے، اسی طرح وہ نمازیں بھی قضا کرنا ہوں گی جو اس نے کسی حرام نشہ آور چیز کی وجہ سے چھوڑی ہوں۔ (الشرح الممتع لابن عثيمين: 18/2).

209. **قضاءِ عمری سنت سے ثابت نہیں۔**

نمازِ جمعہ کے مسائل

210. **جمعہ کے دن کی فضیلت اور اس کے آداب:** سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللَّهُ..**)) (ہم دنیا میں زمانہ کے لحاظ سے آخر میں ہیں لیکن روزِ قیامت سب سے پہلے ہوں گے، اگرچہ اہل کتاب کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی ہے، لیکن انہوں نے اس (جمعہ کے) دن میں اختلاف کیا جس کی اللہ تعالی نے ہمیں ہدایت دے دی..)) (البخاري) مزید فرمان ہے: ((**خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا**)) (سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا، اور اسی میں انہیں جنت سے نکالا گیا) (مسلم).

211. **جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام بھیجنا چاہیے:** ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ؛ فَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا**)) (جمعہ کے دن، اور جمعہ کی رات میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے) (البيهقي: حسن).

212. **جمعہ کے دن میں ساعتِ اجابت (دعاء کی قبولیت کی گھڑی):** سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ**)) (جمعہ کے روز ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی مسلمان نماز ادا کرتے ہوئے اللہ سے جو کچھ مانگے اللہ اسے دے دیتا ہے) (متفق علیہ).

213. **جمعہ کے روز سورہ الکہف پڑھنے کی فضیلت:** سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((**مَن قَرأَ سورةَ الكَهفِ يومَ الجُمُعةِ أضاءَ له من النورِ ما بَينَ الجُمُعتَينِ**)) (جس نے جمعہ کے روز سورۃ الکہف پڑھی اس کے لیے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک روشنی پیدا کر دی جاتی ہے) (الحاکم: صحیح).

214. **روزِ جمعہ فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورہ السجدہ اور دوسری رکعت میں سورہ الدھر کی تلاوت کرنا سنت ہے:** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں (الم تنزیل السجدۃ) اور دوسری رکعت میں (ھل اتی علی الانسان) پڑھا کرتے تھے) (بخاری).

215. **جمعہ کی نماز کے لیے جلد آنے کی فضیلت:** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الإِمَامُ طَوَوْا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ)) (جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے مقرر ہوتے ہیں، جو کہ سب سے پہلے مسجد میں آنے والوں کو لکھتے ہیں، جب امام خطبہ کے لیے بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے بھی ذکر سننے کے لیے رجسٹر بند کر دیتے ہیں، چنانچہ جلد آنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے اس نے اونٹ کی قربانی دی ہو، پھر اس کے بعد آنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے اس نے گائے کی قربانی دی ہو، پھر اس کے بعد والے کی مثال بکرے کی قربانی جیسی، اور پھر اس کے بعد آنے والے کی مثال مرغی کی قربانی جیسی، پھر اس کے بعد والے کی مثال انڈے کی قربانی جیسی ہے) (البخاری).

216. **نمازِ جمعہ کی فضیلت، اور اس کے آداب:** نمازِ جمعہ ادا کرنے سے ہفتہ بھر کے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَنْ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى وَفَضْلُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ)) (جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا، پھر مسجد میں آیا، اور جتنا مقدر ہوا اتنی نفل نماز پڑھے، پھر خاموشی سے خطبہ جمعہ سننے کے بعد امام کے ساتھ فرض نماز ادا کی، تو اس کے جمعہ سے جمعہ تک اور تین دن زیادہ کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں) (مسلم).

217. **نمازِ جمعہ چھوڑنے کی سزا:** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جمعہ سے پیچھے رہنے والوں کے بارے فرمایا: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ)) (میں چاہتا ہوں کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر میں جمعہ نہ پڑھنے والوں کو ان کے گھروں سمیت جلا ڈالوں) (مسلم).

شرعی عذر کے بغیر تین جمعے چھوڑ دینے والے کے دل پر اللہ تعالی گمراہی کی مہر لگا دیتا ہے: ابو جعد الضمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا، طَبَعَ اللَّهُ على قَلْبِهِ)) (جس شخص نے سستی غفلت سے تین جمعے چھوڑ دیے اللہ تعالی اس کے دل پر (گمراہی کی) مہر لگا دیتا ہے) (اہل السنن: صحیح)

218. **کن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں؟:** طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلاَّ أَربَعَة: عَبدٌ مَملُوكٌ، أَو امرَأَةٌ، أَو صَبِيٌّ، أَو مَرِيضٌ)) (غلام، عورت، بچے، اور بیمار کے علاوہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ پڑھنا واجب ہے) (ابوداود: صحیح).

219. **جس پر جمعہ فرض ہے اسے جمعہ کا غسل کرنا چاہیے:** سیدنا ابوسعید الخدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)) (جمعہ کا غسل ہر بالغ مرد پر واجب ہے) (کتب ستة واحمد).

220. نمازِ جمعہ کا وقت: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ))** (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ سورج ڈھلے پڑھاتے تھے) (بخاری).

جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں: **(كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا، قَالَ حَسَنٌ : فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ : فِي أَيِّ سَاعَةٍ تِلْكَ ؟ قَالَ : زَوَالَ الشَّمْسِ)** (ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کرتے، اور پھر لوٹ کر پانی نکالنے والے جانوروں کو آرام دیتے، حسن نے پوچھا: یہ کس وقت تھا؟ انہوں نے کہا: سورج ڈھلنے کے وقت) (مسلم).

سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **(مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ)**(ہم قیلولہ اور دوپہر کا کھانا جمعہ کی نماز کے بعد ہی کھاتے تھے) (مسلم).

سلمۃ بن الأکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **(كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُمُعَةَ فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ لِلْحِيطَانِ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهِ)** (ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کر کے لوٹتے تو ابھی تک دیواروں کا اتنا سایہ نہ ہوتا جس میں بیٹھ سکیں) (متفق علیه).

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ نمازِ جمعہ کا وقت سورج ڈھلنے سے پہلے شروع ہو جاتا ہے

221. نمازِ جمعہ کے آداب: نمازِ جمعہ کے لیے گردنیں پھلانگنا منع ہے: **((جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ؛ فَقَدْ آذَيْتَ))** (جمعہ کے روز ایک شخص گردنیں پھلانگتا ہوا آیا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ نے اسے فرمایا: بیٹھ جاؤ، تم نے لوگوں کو بہت تکلیف دی ہے) (ابوداود، النسائي: صحيح).

222. دورانِ خطبہ بات چیت کرنا یا بے توجہی کرنا سخت گناہ ہے: سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ))** (اگر تم نے جمعہ کے دن (خطبہ کے دوران) اپنے ساتھی کو خاموش رہنے کو کہا تو تم نے بیہودہ بات کی) (متفق علیہ).

223. خطبہ جمعہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھنا منع ہے: معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ **((نَهى عَنِ الحبْوَة يَوْمَ الجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ))** (رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے) (ترمذی: حسن).

224. خطبہ جمعہ سے پہلے نبی کریم ﷺ سے کوئی سنتیں ادا کرنا ثابت نہیں، لیکن مسجد میں داخل ہونے کی تحیۃ المسجد ادا کرنا ضروری ہے، اگرچہ خطبہ جمعہ ہو رہا ہو، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **((جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ ، فَجَلَسَ ، فَقَالَ لَهُ : (يَا سُلَيْكُ ، قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ، وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا)، ثم قال: (إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ، وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا))** (رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ سلیک غطفانی آئے اور بیٹھ گئے، آپ نے فرمایا: اے سلیک: اٹھ کر مختصر سی دو رکعت ادا کر لو، پھر آپ نے فرمایا: جب تم جمعہ کے لیے آؤ اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعت مختصر سی ادا کر لو)) (مسلم).

اس کے علاوہ نفل نوافل ہیں جس قدر کسی کو پڑھنے کی توفیق ہو پڑھ لے، جیسا کہ مسئلہ (216) میں بیان ہو چکا ہے.

نمازِ جمعہ کے بعد دو یا چار سنتیں پڑھنا چاہیے، سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا))** (جمعہ کے بعد چار رکعت سنت پڑھو) (مسلم). عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے کہ جب وہ جمعہ کی نماز ادا کرتے تو گھر واپس آ کر دو رکعت سنتیں ادا کرتے، اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے) (مسلم).

225. ***نمازِ جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر بلند آواز سے اجتماعی درود وسلام پڑھنا***، اور اسی طرح اجتماعی طور پر دعاء کرنا سنت کے خلاف ہے، اور نہ ہی نمازِ جمعہ کے بعد احتیاطی نمازِ ظہر ادا کرنا کسی حدیث سے ثابت ہے. اگر ایک دن میں جمعہ اور عید اکٹھے ہو جائیں تو صرف نمازِ عید پر اکتفاء کرنے کے متعلق احادیث میں ضعف ہے.

نمازِ وتر کے مسائل

226. ***نمازِ وتر کی فضیلت***، وتر نمازِ عشاء کا حصہ نہیں، بلکہ یہ رات کی نماز ہے، جسے اللہ تعالی نے لوگوں کی سہولت کے لیے عشاء کی نماز کے بعد سے طلوعِ فجر تک پڑھنے کی اجازت دی ہے: خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّ اللهَ أَمَدَّكُم بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُم مِن حُمْرِ النَّعَمِ : الْوِتْرِ، جَعَلَهُ اللهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ)) (اللہ تعالی نے فرض نمازوں کے علاوہ تمہیں ایک اور نماز سے نوازا ہے، جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے، وہ نمازِ وتر ہے، جسے اللہ تعالی نے تمہارے لیے نمازِ عشاء اور طلوعِ فجر کے درمیان رکھا ہے) (ابوداود، ابن ماجہ: صحیح الترمذی).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **((مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ أَوَّلِهِ وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَهِيَ أَفْضَلُ))** (جسے رات کے آخری حصہ میں آنکھ نہ کھلنے کا ڈر ہو اسے رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھ کر سونا چاہیے، اور جسے اٹھ جانے کی امید ہو وہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے، یہ بہتر ہے، کیونکہ رات کے آخری حصہ کی قراءت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں) (مسلم).

227. *نمازِ وتر سنتِ مؤکدہ ہے*، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر وحضر میں نہیں چھوڑا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ((**الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ ، وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ**)) (وتر فرض کی طرح ضروری نہیں، لیکن سنت ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے) (نسائی: صحیح).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (دورانِ سفر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر اشارے سے فرضوں کے علاوہ نفل نماز ادا فرماتے، جدھر بھی سواری کا رخ ہوتا، وتر بھی سواری پر ادا فرماتے) (بخاری).

228. ***وتروں کی تعداد:*** سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **((الْوِتْرُ حَقٌّ ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ**

فَلْيَفْعَلْ)) (وتر پڑھنا ہر مسلمان پر حق ہے، البتہ جو پسند کرے وہ پانچ پڑھے، اور جو پسند کرے وہ تین پڑھے، اور جو پسند کرے وہ ایک پڑھے) (ابوداود، نسائی، ابن ماجہ: صحیح).

229. **تین وتر پڑھنے کا افضل طریقہ یہ ہے کہ:** دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا جائے اور پھر ایک وتر الگ پڑھا جائے، لیکن ایک تشہد کے ساتھ تین وتر پڑھنا بھی جائز ہے، جیسا کہ سابقہ حدیث میں بیان ہوا ہے: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء کے بعد سے فجر سے قبل گیارہ رکعت ادا فرمایا کرتے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے، اور آخر میں ایک رکعت ادا کرکے وتر بناتے). (مسلم).

230. **نبی کریم ﷺ نے تین وتر نمازِ مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام کے ساتھ پڑھنے سے منع فرمایا ہے،** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ تُشَبِّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ)) (تین وتر مغرب کی نماز کی طرح نہ پڑھو) (صححہ الحاکم).

231. **تین وتروں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد یہ سورتیں پڑھنا سنت ہیں:** سیدنا اُبی بن کعب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں: سورۃ الاعلی، دوسری میں: سورۃ الکافرون، اور تیسری میں سورۃ الاخلاص تلاوت فرماتے) (نسائی: صحیح).

232. **وتروں میں رکوع سے قبل یا رکوع کے بعد دعاء قنوت پڑھنا سنت ہے:** امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں فرماتے ہیں: (باب الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ) (باب: دعاء قنوت رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد)، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (رسول اللہ ﷺ وتر میں دعاء قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے) (ابن ماجہ: صحیح). نیز سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (رسول اللہ ﷺ رکوع کے بعد دعاء قنوت مانگا کرتے تھے) (ابن ماجہ: صحیح).

233. **مسنون دعاء قنوت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے کو سکھائی:** سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتروں میں پڑھنے کے لیے یہ دعاء سکھائی: ((اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلا يُقْضَى عَلَيْكَ ، وَإِنَّهُ لا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، وَلا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ)) (الٰہی جنہیں تو ہدایت دیتا ہے ان کے ساتھ مجھے بھی ہدایت دے، اور جنہیں تو عافیت عطا فرماتا ہے ان کے ساتھ مجھے بھی عافیت دے، اور جن کی تو سرپرستی کرتا ہے ان کے ساتھ میری بھی سرپرستی کر، اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت فرما، اور جو شر تو نے مقدر کیا ہے اس سے محفوظ رکھ، بیشک تو ہی تقدیر لکھتا ہے اور تیرے خلاف کچھ مقدر نہیں ہوتا، اور جس کو تو دوست بنالے اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا، اور جس سے دشمنی کرلے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا، تیری ذات بڑی بلند و بالا ہے). (نسائی: صحیح).

234. **وتروں کی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)** کہنا سنت ہے: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ وتروں سے سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) کہتے، تیسری مرتبہ کہتے ہوئے آواز لمبی کرتے) (نسائی: صحیح).

235. **ایک رات میں دو مرتبہ وتر پڑھنے سے منع کیا گیا ہے،** چنانچہ اگر عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھ لیے تو تہجد کے بعد دوبارہ نہ پڑھیں: طلق بن علی اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ((لاَ وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ)) (ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں) (ابوداود، نسائی، ترمذی: صحیح).

236. **نمازِ وتر کی قضا کرنے کا وقت اور طریقہ :** زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ فَلْيُصَلِّ إِذَا اَصْبَحَ))** (جو وتر پڑھنے کے لیے جاگ نہ سکے، وہ اسے صبح ادا کرلے) (ترمذی: صحیح).

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (رسول اللہ ﷺ سے جب کبھی رات کی نماز کسی تکلیف وغیرہ کی وجہ سے چھوٹ جاتی تو آپ اسے دن میں (چاشت کے وقت) بارہ رکعت ادا کرتے) (مسلم).

اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں: (1) وتر کی **قضا کرنے کا وقت** : سورج کی دھوپ تیز ہونے کے بعد ہے. (2) وتر قضا کرتے ہوئے انہیں جفت تعداد (یعنی تین کی بجائے چار) پڑھا جائے گا.

237. **ایک رات میں دو مرتبہ وتر پڑھنا جائز نہیں،** یعنی اگر کسی نے نمازِ عشاء کے بعد وتر ادا کرلیے ہوں تو تہجد کے بعد دوبارہ نہ ادا کرے، طلق بن علی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ((لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ)) (ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں پڑھنا چاہیے) (ابوداود، ترمذی، نسائی: صحیح).

238. **قنوتِ وتر کے علاوہ قنوتِ نازلہ ہے،** جو حسبِ ضرورت ایسے حالات میں پڑھنا چاہیے جبکہ مسلمان کافروں کے خلاف کسی جنگ یا ظلم وستم سے دوچار ہوں، چنانچہ قنوتِ نازلہ میں مسلمانوں کی مدد ونصرت اور کافروں کی بربادی کے لیے کرنا چاہیے، قنوتِ نازلہ تمام نمازوں یا بعض نمازوں میں رکوع کے بعد مانگنا سنت ہے.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (رسول اللہ ﷺ ایک مہینہ متواتر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی آخری رکعت میں (سمع اللہ لمن حمدہ) کہنے کے بعد: بنی سُلَیم کے قبائل: رعل، ذکوان، اور عصیہ کے خلاف بد دعاء فرماتے رہے، جس پر مقتدی (آمین) کہتے) (ابوداود: حسن).

سیدنا انس روایت کرتے ہیں کہ: (نبی کریم ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی، پھر ترک فرمادی) (ابوداود: صحیح).

نماز تہجد کے مسائل

239. **نماز تہجد کی فضیلت:** ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **{وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ}** (رات میں کچھ وقت تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کیا کرو) (بنی اسرائیل: 79)، مزید فرمان ہے: **{إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئاً وَأَقْوَمُ قِيلاً}** (بیشک رات کا اٹھنا جذبات کو روندنے اور بات کہنے میں زیادہ اثر انگیز ہے) (المزمل: 6).

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ))** (رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے ہیں، اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز: تہجد کی نماز ہے) (مسلم).

240. نمازِ تہجد کی مسنون رکعات: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ((كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ ، يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ)) (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعت (تہجد کی نماز) ادا کرتے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے، اور آخر میں ایک وتر ادا کرتے تھے) (بخاری). مزید فرماتی ہیں: ((وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ ، وَلا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلاثَ عَشْرَةَ)) (آپ کی) رات کی نماز سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں ہوتی تھی) (ابوداود: صحیح).

241. نمازِ تہجد کی مسنون دعاءِ استفتاح: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نمازِ تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو شروع میں یہ دعا پڑھتے: ((اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)) (یا اللہ، اے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل کے رب، زمین و آسمان پیدا کرنے والے، حاضر و غائب کے جاننے والے، لوگ جن معاملات میں اختلاف کرتے ہیں، تو ہی ان کے درمیان فیصلہ کرے گا، یا اللہ: جن اِمور میں اختلاف ہے ان میں میری رہنمائی فرما، یقیناً تو ہی جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی ہدایت دیتا ہے) (مسلم).

242. تہجد کے لیے بہتر ہے کہ رات کا کچھ حصہ سونے کے بعد ادا کی جائے، جیسا کہ الحجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (تہجد: سونے کے بعد اٹھ کر نماز پڑھنا ہے، اور یہی سنت نبوی ہے)، لیکن اگر کسی شخص کو سونے کا موقع نہ مل سکے تب بھی وہ تہجد کی نماز ادا کر سکتا ہے (فتاوی ابن باز: 317/11).

نمازِ تراویح کے مسائل

243. تراویح، تہجد اور قیام اللیل: الگ الگ نمازیں نہیں، بلکہ ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں، رمضان المبارک میں اسی نماز کو قیامِ رمضان کہا جاتا ہے، جس کی تعداد گیارہ رکعت ہے، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات نماز کے متعلق فرماتی ہیں: ((مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلاَ فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً)) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا رمضان کے علاوہ ہمیشہ رات کی نماز گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے) (متفق علیہ).

244. قیامِ رمضان کی فضیلت: سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) (جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اس کے گذشتہ (چھوٹے) گناہ معاف ہو جاتے ہیں) (بخاری).

245. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو صرف تین دن قیامِ رمضان (تراویح) باجماعت پڑھائی، اس کے بعد اس خطرہ سے جماعت کروانا چھوڑ دی کہ کہیں مسلمانوں پر فرض نہ ہو جائے، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَصَلَّى بِصَلاَتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ، وَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ:

«قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ» وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ)) (متفق علیہ).

246. **ایک ہی رات میں قرآن کریم ختم کرنا (شبینہ) سنت کے خلاف ناپسندیدہ عمل ہے:** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَايَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ)) (جس نے تین دن سے کم وقت میں قرآن ختم کیا اس نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں) (ابوداود: صحیح)، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پورا قرآن صبح تک ختم کیا ہو) (ابن ماجہ: صحیح).

مریض کی نماز

247. عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بواسیر کا مریض تھا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ((صَلِّ قَائِمًا ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ)) (کھڑے ہو کر پڑھ سکو تو کھڑے ہو کر پڑھو، کھڑے نہیں ہو سکتے تو بیٹھ کر پڑھو، اگر بیٹھ بھی نہیں سکتے تو کروٹ پر لیٹ کر پڑھو) (بخاری)، نسائی کی روایت مزید ہے: ((فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَمُسْتَلْقِيًا)) (اگر کروٹ پر لیٹنے کی طاقت نہیں تو پیٹھ کے بل لیٹے ہوئے پڑھو).

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ : بیمار آدمی جس حالت میں بھی نماز پڑھ سکے پڑھنا چاہیے، ارشادِ باری تعالی ہے: {فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ} (ہر ممکن حدتک اللہ سے ڈرتے رہو) (التغابن: 16)، اور فرمانِ نبوی ہے: (إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ) (جب تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اسے اپنی طاقت کے مطابق کرو) (متفق علیہ)، چنانچہ جب تک اس کے ہوش وحواس برقرار ہیں اس وقت تک اسے نماز پڑھنا ضروری ہے.

248. **بیمار کو چاہیے کہ حتی الامکان کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی کوشش کرے،** اگرچہ دیوار یا لاٹھی وغیرہ سے ٹیک لگا کر ہی کیوں نہ ہو. اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کرسی پر یا زمین پر بیٹھ کر پڑھے. اگر بیٹھ کر پڑھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو دائیں کروٹ (پہلو) پر لیٹے ہوئے، ممکن ہو تو قبلہ کی طرف رخ کرلے. اگر کروٹ پر ممکن نہ ہو تو سیدھے (پیٹھ کے بل) اس طرح لیٹے ہوئے کہ پاؤں قبلہ کی طرف ہوں.

249. **نماز میں اگر صحیح طریقہ سے رکوع اور سجدہ کرنا ممکن ہو** تو ضروری ہے کہ ایسے ہی کیا جائے، اگر ممکن نہ ہو تو بیٹھے ہوئے سر جھکایا جائے، سجدے کے لئے سر کو رکوع کی نسبت زیادہ جھکانا چاہئے، لیکن سجدہ کرنے کے لیے تکیہ یا کوئی اور چیز اٹھا کر سر کو لگنا صحیح نہیں ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تکیہ پر نماز پڑھنے والے مریض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((دَعْهَا عَنْکَ تَسْجُدْ عَلَی الْاَرْضِ اِنِ اسْتَطَعْتَ وَ اِلاَّ فَاَوْمِ اِیْمَاءً وَاجْعَلْ سُجُوْدَکَ اَخْفَضَ مِنْ رُکُوْعِکَ)) ”اسے ہٹادے اگر زمین پر سجدہ کر سکتا ہے تو کر اور اگر بیماری کی وجہ سے زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا تو نماز اشارے سے پڑھ اور سجدے کے لئے سر کو رکوع کی نسبت زیادہ جھکا“ (طبرانی: صحیح)

250. **لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت میں** قیام، رکوع اور سجدہ کے لیے سر سے اشارہ کیا جائے، اگر سر سے اشارہ کرنا ممکن نہ ہو تو: تکبیر تحریمہ کہہ کر دل سے قیام کی نیت اور قراءت کرے، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کی نیت کرکے رکوع کے اذکار پڑھے، پھر رکوع سے اٹھنے کی نیت کرتے ہوئے: (**سمع الله لمن حمده . ربنا لك الحمد**) اور باقی دعا پڑھے، پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کی نیت کرتے ہوئے سجدہ کے اذکار پڑھے، پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ سے اٹھنے کی نیت اور قعدہ کی دعا پڑھے، پھر دوسرے سجدے کی نیت کر کے اللہ اکبر کہے، اور اسی طرح باقی نماز مکمل کرے، ارشادِ نبوی ہے: **((وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى))** (ہر شخص کے لیے جو اس نے نیت کی) (بخاری). اور اگر دل سے بھی نیت کرنا ممکن نہ ہو تو ایسی حالت میں نماز معاف ہے. (فتاوی نور علی الدرب: الشیخ ابن باز (456/12).

جبکہ انگلی کے اشارے سے نماز پڑھنے کی کوئی دلیل نہیں.

251. **اصل یہ ہے مریض ہر نماز اپنے مقررہ وقت میں ادا کرے،** لیکن اگر اس کے لیے مشقت ہو تو ظہر عصر کے ساتھ اور مغرب عشاء کے ساتھ حسب آسانی جمع تقدیم یا تاخیر کی جا سکتی ہیں، جبکہ نمازِ فجر اپنے مقررہ وقت میں ادا کی جائے، اسے کسی دوسری نماز کے ساتھ جمع کرنا جائز نہیں، اگر مریض اپنے علاقہ میں ہو (مسافر نہ ہو) تو اس کو صرف نمازیں جمع کرنے کی اجازت ہے، قصر کرنے کی اجازت تب ہوگی جب وہ سفر کی حالت میں ہو. (مجموع فتاوی ابن عثیمین: مجلد 15).

نمازیں جمع کرنے کے مسائل

252. **دو نمازیں جمع کرتے ہوئے صرف ایک اذان کہنا، اور ہر نماز کے لیے اقامت کہنا مسنون ہے:** سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **((اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا))** (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ تشریف لائے تو ایک اذان اور دو اقامت سے نماز مغرب اور عشاء جمع کیں، اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سنتیں نہیں پڑھیں) (مسلم)

253. **جن حالات میں نمازیں جمع کرنا جائز ہیں:**

(1) دورانِ سفر: ظہر وعصر، یا مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرنا جائز ہیں، حسبِ ضرورت جمع تقدیم یا تاخیر کی جا سکتی ہے.

(2) مریض کو اگر ہر نماز اپنے وقت میں ادا کرنے میں مشقت ہو تو وہ بھی مسافر کی طرح جمع کر سکتا ہے

(3) جس شخص کو ایسا عارضہ لاحق ہو کہ ہوا کا وضو باقی نہ رہتا ہو، اور ہر نماز کے لیے وضو کرنے میں مشقت ہو.

(4) استحاضہ کی مریضہ اگر ہر دو نمازوں کے لیے غسل کرنا چاہے.

(5) جس شخص کو ایسی مجبوری ہو جس سے اسے اپنی جان یا مال کو شدید خطرہ ہو.

(6) ایسی بارش، کیچڑ، برفباری اور طوفانی ہواؤں میں نمازیں جمع کرنا جائز ہے جس میں لوگوں کو مسجد میں آنے میں مشکل ہو: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: **((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا: الظُّهْرَ وَالعَصْرَ وَالمَغْرِبَ وَالعِشَاءَ" . فَقَالَ أَيُّوبُ – السختياني-: لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ))** (رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے مدینہ میں سات اور آٹھ رکعت پڑھیں: یعنی ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کیں، حدیث کے راوی: ایوب السختیانی نے کہا: ممکن ہے یہ بارش کی وجہ سے تھا) (بخاری)، ایک روایت میں مزید ہے کہ: ((أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ)) (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ آپ کی امت کے لیے مشکل نہ ہو).

اس کی تایید ابن عمر کی حدیث سے ہوتی ہے کہ وہ حکمرانوں کے ساتھ مل کر بارش کی وجہ سے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر لیتے تھے (موطامالک).

مسافر کی نماز

254. **دورانِ سفر نمازیں جمع کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے** کہ اگر ظہر کے بعد سفر شروع کرنا ہو تو: ظہر کی نماز کے ساتھ نمازِ عصر ادا کی جائے، اور اس کے بعد سفر شروع کیا جائے، اور اگر ظہر سے قبل سفر جاری ہو تو اس حالت میں نمازِ ظہر کو تاخیر کرکے نمازِ عصر کے ساتھ ادا کیا جائے، اسی طرح مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کی جائیں:

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (أَنّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا، وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ، وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ، وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ) (جنگِ تبوک کے سفر اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوال سے پہلے سفر جاری کرتے تو ظہر کی تاخیر کرکے نمازِ عصر کے ساتھ ادا کرتے، اور اگر زوال کے بعد سفر شروع کرتے تو ظہر وعصر جمع کرکے شروع کرتے، اور اگر آپ نمازِ مغرب سے پہلے سفر جاری رکھے ہوتے تو اسے تاخیر کرکے عشاء کے ساتھ جمع کر لیتے، اور اگر مغرب کے بعد سفر شروع کرتے تو عشاء کی نماز کو مغرب کے ساتھ جمع کر لیتے) (ابوداود، الترمذی: صحیح)

255. **سفر میں نماز قصر کرنا مسنون ہے**، یعنی چار رکعت کی نماز دو رکعت ادا کی جائیں گی، یعلی بن امیہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا: {وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا} (اگر تمہیں کافروں کی طرف سے جنگ کا خطرہ ہو تو نماز قصر ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں) (النساء: 101)، یعلی نے کہا: لیکن اب تو ہم امن میں ہیں (کیا اب بھی قصر کر سکتے ہیں؟) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی بات پر مجھے بھی تعجب ہوا تھا، اور میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ)) (نماز قصر کرنے کی رعایت اللہ کی طرف سے تم پر صدقہ ہے، لہٰذا اللہ تعالی کا صدقہ قبول کرو) (مسلم).

256. **قرآن وحدیث میں قصر کے لیے مسافت یا مدت کی مقدار مقرر نہیں**، بلکہ اسے "سفر" کے ساتھ خاص کیا گیا ہے، اس لیے صحیح یہ ہے کہ عرفِ عام میں جہاں آدمی مسافر سمجھا جائے، اور جب تک وہ کسی جگہ مستقل رہائش کا پروگرام نہ بنالے وہ مسافر ہے، اسے نماز قصر کرنا چاہیے.

257. جب کوئی شخص سفر کے لیے نکلے تو وہ اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے نکلتے ہی نماز قصر کر سکتا ہے، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں نمازِ ظہر چار رکعت ادا کی، لیکن ذوالحلیفہ پہنچ کر آپ کے ساتھ عصر کی دو رکعت ادا کیں) (متفق علیہ). ذوالحلیفہ: مدینہ سے نکلتے ہوئے مکہ کے راستہ پر ہے.

چنانچہ اگر ائیر پورٹ شہر کے اندر ہو تو اس شہر والوں کو ائیر پورٹ پر نماز جمع یا قصر کرنے کی اجازت نہیں، لیکن اگر ائیرپورٹ شہر سے باہر ہو تو وہ وہاں پر نمازیں جمع اور قصر کر سکتے ہیں، (فتاوى اللجنة الدائمه: 439/32).

258. سنتیں اور نفل سواری پر ادا کرنے کا طریقہ: ملاحظہ کریں: نفل نماز کے مسائل م(195).

259. مسافر اگر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے فرض پورے پڑھنے چاہیے، جیسا کہ ایک مسافر نے ابن عباس سے سوال کیا: (ما بالنا إذا صلينا مع الإمام صلينا اربعاً، وإذا صلينا في رحالنا صلينا ثنتين؟ فقال له ابن عباس: هكذا السنة) (کیا وجہ ہے کہ جب ہم امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو چار رکعت پڑھتے ہیں، اور جب ہم اپنے خیموں میں پڑھتے ہیں تو دو رکعت پڑھتے ہیں؟ ابن عباس نے فرمایا: ایسا کرنا ہی سنت ہے) (مسلم) (فتوى ابن باز: فتاوى نور على الدرب).

260. جہاز پر سوار مسافر کے لیے نمازوں اور سحری افطاری کے اوقات ان ممالک کے اعتبار سے ہوں گے جہاں سے جہاز گذر رہا ہو، یعنی جو اس علاقہ کی زمین پر نماز کا وقت ہوگا وہی وقت جہاز میں سوار لوگوں کے لیے ہوگا. چنانچہ اگر زمین پر سورج غروب ہو چکا ہو تو جہاز کے سواروں کے لیے مغرب کی نماز کا وقت داخل ہو گیا، اگرچہ انہیں سورج اپنے سامنے نظر آرہا ہو، اسی طرح اگر کوئی مسافر غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز پڑھ کر جہاز میں سوار ہو اور جہاز اڑنے کے بعد اسے سورج اپنے سامنے نظر آئے تو اسے مغرب کی نماز دہرانے کی ضرورت نہیں.

نماز عیدین کے مسائل

261. اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں، تیسری عید منانا بدعت ہے: سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ دو دنوں میں کھیل کود اور خوشی مناتے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِيَوْمَيْنِ هَذَيْنِ يَوْمَيْنِ خَيْرًا مِنْهُمَا الْفِطْرَ وَالأَضْحَى)) (اللہ تعالی نے تمہیں ان دو دنوں کے بدلہ میں دو بہتر دن دیے ہیں: عید فطر اور عید اضحیٰ) (ابوداود: صحیح).

262. نماز عیدین مردوں پر فرض عین ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: {فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ} (اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو) (الکوثر: 2)، اور یہ اسلام کے شعائر میں سے ہے، جیسا کہ جمعہ کی نماز ہے چنانچہ اسے قائم کرنا ضروری ہے، عورتوں کو بھی اس میں شرکت کرنے کی تاکید کی گئی ہے: ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: **(أَمَرَنَا – تعني النبي ﷺ – أَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيدَيْنِ الْعَوَاتِقَ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، وَأَمَرَ الْحُيَّضَ أَنْ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ)** (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عیدین کی نماز کے لیے کنواری اور پردہ نشیں عورتوں کو بھی نکالیں، حتی حائضہ عورتیں بھی نکلیں جو نماز کی جگہ سے الگ رہیں، لیکن مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں) (متفق علیہ).

263. **نمازِ عیدین کا طریقہ:** عیدین کے لیے اذان واقامت نہیں : جیسا کہ سیدنا جابر بن سمرہ فرماتے ہیں: (میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ کئی مرتبہ بغیر اذان واقامت کے نمازِ عید ادا کی) (مسلم).

نمازِ عیدین کی دو رکعتیں ہیں جن سے پہلے یا بعد میں کوئی سنتیں نہیں پڑھی جاتی : ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لیے تشریف لے گئے، آپ نے صرف دو رکعتیں نماز پڑھائی، اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز (سنتیں) نہیں پڑھی) (مسلم).

عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے ادا کرنا چاہیے، جس میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں، اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہنا مسنون ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر صدیق، اور عمر رضی اللہ عنہما نمازِ عیدین خطبہ سے پہلے ادا فرماتے تھے) (متفق علیہ).

نمازِ عیدین کی بارہ (12) تکبیریں ہیں: جیسا کہ آٹھ سے زیادہ صحابہ کرام نے اس سنت کو روایت کیا ہے، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: **(أنَّ رسولَ الله ﷺ كانَ يُكَبِّرُ في الفِطْرِ والأضْحَى: في الأُولى سَبْعَ تكبيراتٍ، وفي الثانية خَمسًا)** (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں : پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے) ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مزید ہے:(كلُّهن قبلَ القراءة). (یعنی یہ تمام تکبیریں تلاوت سے پہلے کہتے) (ابوداود: صحیح).

264. **عیدین کے احکام:** اگر بادل کی وجہ سے 29 رمضان کو عید کا چاند نظر نہ آئے، اور اگلے دن روزہ رکھنے کے بعد چاند نکلنے کی خبر ملے تو روزہ إفطار کرلینا چاہیے، اگر یہ خبر زوال سے پہلے مل جائے تو اسی دن عید کی نماز ادا کرلی جائے، اور اگر زوال کے بعد خبر موصول ہو تو دوسرے دن عید پڑھی جائے: بعض سوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گواہی دی کہ انہوں نے گذشتہ رات شوال کا چاند دیکھا ہے، چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا: **((أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ))** (وہ روزہ إفطار کرلیں اور کل صبح نمازِ عید کے لیے عید گاہ میں آئیں) (ابوداود: صحیح).

نمازِ عیدین کا وقت اشراق کے وقت سے لیکر زوال (سورج ڈھلنے) سے پہلے تک ہے، لیکن اسے اول وقت میں ادا کرنا بہتر ہے: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے لوگوں کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکلے، تو آپ (عبداللہ بن بسر) نے امام کا نماز میں دیر کرنا ناپسند کیا، اور فرمایا: **((إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ))** (ہم تو اس وقت تک نماز پڑھ کے فارغ ہو جاتے تھے، اور یہ چاشت کا وقت تھا) (ابوداود، ابن ماجہ: صحیح).

اگر جمعہ کے روز عید آ جائے تو جمعہ اور عید دونوں ہی پڑھنا بہتر ہے، لیکن اگر عید کی نماز ادا کرنے کے بعد صرف نمازِ ظہر ہی ادا کر لی جائے تو بھی جائز ہے، زید بن ارقم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے فرماتے ہیں : **((صَلَّى الْعِيدَ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: " مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ))** (آپ نے عید کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد جمعہ کی رخصت دیتے ہوئے فرمایا: جو پڑھنا چاہے پڑھ لے) (ابوداود، النسائي، ابن ماجه: صحيح).

جس شخص کو عید کی نماز نہ مل سکے وہ کیا کرے؟ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابو عتبہ کو زاویہ نامی بستی میں عید کی نماز پڑھانے کا حکم دیا، تو ابو عتبہ نے ان کے گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا، اور سبھی نے شہر والوں کی طرح نماز ادا کی اور تکبیریں پڑھیں)، عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب کسی کی نمازِ عید فوت ہو جائے تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز ادا کر لے). (بخاری).

265. **عیدین کے آداب:** عید کی نماز آبادی سے باہر کھلے میدانوں میں ادا کرنا مسنون ہے: ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **((كَانَ رَسُولُ الله ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى))** (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور اضحیٰ کے لیے (مصلی) کھلے میدان کی طرف نکلتے تھے) (متفق علیہ).

عید الفطر کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے طاق عدد میں کھجوریں کھانا سنت ہے: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَغْدُو يومَ الفِطْرِ حَتَّى يَاكُلَ تَمَرَاتٍ، وَيَاكُلُهُنَّ وِتْراً))** (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن کھجوریں کھائے بغیر عید گاہ کی طرف نہ نکلتے، اور آپ کھجوریں طاق کھاتے تھے) (البخاری).

نمازِ عیدین کے لیے پیدل جانا اور واپس آنا سنت ہے: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : **((كَانَ رَسُولُ الله r يَخْرُجُ إِلَى العِيدِ مَاشِيًا وَيَرْجِعُ مَاشِيًا))** (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ پیدل جاتے اور پیدل واپس آتے تھے) (ابن ماجہ: حسن).

عید گاہ جانے اور واپس آنے کا راستہ بدلنا مسنون ہے: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : **((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ))** (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز عید گاہ میں آنے اور جانے کا راستہ تبدیل فرمایا کرتے تھے) (بخاری).

عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے بلند آواز سے تکبیریں کہنا مسنون ہے: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے عید گاہ جاتے ہوئے بلند آواز سے تکبیریں کہتے، اور امام کے آنے تک تکبیریں کہتے رہتے (الدار قطنی: صحیح) تکبیر کے مختلف صیغے صحابہ وتابعین سے وارد ہیں، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ صیغہ ثابت ہے: (الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر ، لا إله إلا الله ، والله أكبر ، الله أكبر ، ولله الحمد) "المصنف" لابن أبي شيبة (2/165-168)

266. **نمازِ استسقاء بارش طلب کرنے کے لیے ادا کی جاتی ہے،** اس کا طریقہ یہ ہے کہ عاجزی و مسکینی کی حالت میں کسی کھلے میدان میں ادا کرنا چاہیے: عبد اللہ بن عباس ﷺ فرماتے ہیں: (إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَذِّلاً

مُتَواضِعاً مُتَضَرِّعاً حَتَّى أَتَى المُصَلَّى) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے مسکینی، عاجزی اور انکساری کی حالت میں نماز کی جگہ کی طرف نکلے) [أبوداود، الترمذي: حسن] ۔

267. **بارش کی دعا کرتے ہوئے ہاتھ اس قدر بلند ہوں کہ ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف ہو جائے،** جیسا کہ سیدنا انس بن مالک فرماتے ہیں: (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى، فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ) (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ استسقاء کی دعا میں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کے دعا فرمائی) (مسلم) اس حدیث کا یہ معنی نہیں کہ جس طرح عام دعا کی جاتی ہے، ایسے اس دعا میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہونے کی بجائے ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف ہو، کیونکہ ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے، جیسا کہ مالک بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا)) (جب تم اللہ تعالی سے دعا مانگو تو اپنی ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ سے مانگو، نہ کہ ہاتھوں کی پشت سے) (ابوداود: صحیح). اس لیے صحیح یہ ہے کہ ہاتھ اس قدر بلند ہوں کہ ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف ہو جائے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا کے لیے اس قدر ہاتھ اوپر اٹھائے حتی کہ مجھے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آئی) (بخاری) .

268. **نمازِ استسقاء کے لیے بغیر اذان واقامت کے بلند آواز** سے قراءت کرتے ہوئے دو رکعتیں ادا کی جائیں، نماز سے پہلے یا بعد صرف ایک خطبہ دیا جائے جس میں لوگوں کو وعظ ونصیحت اور صدقہ خیرات کا حکم دیا جائے، اس کے بعد اگر سر یا کندھوں پر کوئی جبہ، چادر، یا رومال وغیرہ ہو تو اسے پلٹا جائے اور بارش کی دعاء کی جائے: عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **(أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ)** (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے مصلی کی طرف نکلے، قبلہ رو ہو کر چادر پلٹی اور دو رکعتیں ادا کیں) **(متفق عليه).**

بارش طلب کرنے کی بعض مسنون دعائیں یہ ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا یہ دعا روایت فرماتی ہیں: (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلاَغًا إِلَى حِينٍ) (أبوداود: حسن)، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ یہ دعا روایت ہے: (اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلاً غَيْرَ آجِلٍ) (أبوداود: صحيح)، عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش کے دعا فرماتے تو یہ کہتے: (اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ) (أبوداود: حسن).

269. جب بارش کا نزول ہو تو یہ دعا پڑھنا چاہیے: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب بارش کا نزول ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے: ((اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا)) (اے اللہ: فائدہ پہچانے والی بارش برسا) (متفق عليه).

270. بارش کی کثرت کے نقصانات سے بچنے کے لیے یہ دعا پڑھنا چاہیے: (اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلا عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ) (متفق عليه)

271. جو شخص نمازِ استسقاء جماعت کے ساتھ نہ ادا کرسکے، اگر وہ اکیلا بھی ادا کرکے دعاء کرلے تو صحیح ہے۔ (فتوی ابن عثیمین).

272. نمازِ خوف سفر وحضر میں ادا کی جاسکتی ہے، اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طریقے ثابت ہیں، جنگ کی صورتِ حال کے پیشِ نظر جس طرح مناسب ہو اسی طرح سے ادا کی جاسکتی ہے،

اگر گھمسان کی جنگ ہو جس میں صف بندی اور جماعت کی صورت اختیار کرنا ممکن نہ ہو تو ہر شخص اپنے اپنے طور چلتے یا سوار قبلہ رخ یا ممکن نہ ہو تو بغیر قبلہ کے اشارے سے نماز ادا کریں، جس میں رکوع کی نسبت سجدہ زیادہ جھک کر کیا جائے (بخاری)، ارشادِ باری تعالی ہے: {فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا} (اگر تم خوف (جنگ) کی حالت میں ہو تو پھر چلتے ہوئے یا سوار (نماز ادا کرو) (البقرة: 239).

مزید ارشاد ہے: {وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ} **الآية** (اور جب تم ان (مسلمانوں) کے ساتھ ہو اور ان کے لیے نماز کھڑی کرو تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ ہتھیار لیے کھڑی ہو، پھر جب سجدہ کر چکیں تو یہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آجائیں، اور دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آجائے اور تمہارے ساتھ نماز ادا کرے اور اپنا بچاؤ اور ہتھیار ساتھ لے لیں) (النساء: 102).

مذکورہ آیت میں نمازِ خوف کی ایک کیفیت بیان ہوئی ہے، اور وہ یہ کہ: لشکر کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے، ایک گروہ امام کے ساتھ نماز ادا کرے اور دوسرا گروہ دشمن کا مقابلہ کرے، جب پہلا گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کرلے تو وہ دوسری رکعت اپنے طور پر مکمل کرکے دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو جائیں، اور دوسرا گروہ امام کے پیچھے آکر ایک رکعت پڑھیں جبکہ امام کی یہ دوسری رکعت ہوگی، چنانچہ جب امام تشہد کے لیے بیٹھ جائے تو یہ گروہ اپنی دوسری رکعت مکمل کرکے امام کے ساتھ سلام پھیر دیں، (متفق علیہ) لہٰذا امام کو تشہد میں بیٹھے اس گروہ کا انتظار کرنا ہوگا یہاں تک کہ دوسری رکعت مکمل کرلیں.

273. نمازِ کسوف یا خسوف کیوں اور کیسے؟

اللہ تعالی اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے سورج یا چاند گرہن کی نشانیاں ظاہر کرتا ہے، چنانچہ چاند گرہن لگے تو (نمازِ خسوف)، اور سورج گرہن لگے تو (نمازِ کسوف) پڑھنا چاہیے، جس کے لیے اذان اور اقامت نہیں، لیکن لوگوں کو جمع کرنے کے لیے (الصلاة جامعة) کہنا مسنون ہے. اور جب تک گرہن ختم نہ ہو جائے اس وقت نماز اور توبہ استغفار میں مشغول رہنا چاہیے.

اس نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ((كَسَفَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فقَامَ فَصَلَّى وَقَامَ النَّاس وَرَاءَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا - وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ - ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا - وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ - ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ

قِيَامًا طَوِيلًا - وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ - ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا - وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ - ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا - وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ - ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا - وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ - ثُمَّ سَجَدَ - وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ - ثُمَّ انْصَرَفَ)) (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ لوگ بھی نماز کے لیے کھڑے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبا قیام کیا (بعض روایات میں ہے سورۃ البقرۃ جتنا لمبا)، پھر آپ نے لمبا رکوع کیا، رکوع کے بعد کھڑے ہو کر پھر آپ نے لمبا قیام کیا جو کہ پہلے قیام سے تھوڑا کم تھا، پھر آپ نے لمبا رکوع کیا جو کہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا، دوسرے رکوع کے بعد کھڑے ہو کر قومہ کیا، اور پھر لمبے سجدے کیے، پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو کر لمبا قیام کیا، جو کہ پہلی رکعت کے قیام سے کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر قیام کیا جو کہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر پہلے رکوع کی نسبت تھوڑا کم رکوع کیا، پھر پہلے سجدوں سے کم سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا، (بعض روایات میں ہے کہ اس وقت تک گرہن ختم ہو چکا تھا) (متفق علیہ) .

مذکورہ حدیث اور دوسری روایات میں نمازِ کسوف یا خسوف کا درج ذیل طریقہ بیان ہوا ہے:

اس نماز کے لیے : دو رکعت ادا کی جائیں گی، ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے ہوں گے، ہر رکوع سے پہلے سورہ فاتحہ کے بعد طویل قراءت کی جائے، جو کہ پہلے قیام میں سورہ بقرہ کے برابر ہو، اور پھر ہر قیام کی لمبائی پہلے قیام کی نسبت کم ہوتی جائے گی، رکوع بھی قیام کی طرح لمبے ہوں، لیکن ہر رکوع پہلے رکوع کی نسبت کم ہوتا جائے گا، اسی طرح سجدے بھی لمبے ہوں، اور ہر سجدہ پہلے سجدے کی نسبت کم ہوتا جائے گا.

274. نماز استخارہ کا طریقہ اور اس کی دعاء:

کسی طرح کا اہم کام کرتے ہوئے استخارہ کرنا مسنون ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل ادا کی جائے، دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد جو بھی سورت آسان لگے پڑھ لے، پھر دعائے استخارہ چاہے سلام پھیرنے سے پہلے پڑھے یا بعد میں، اگرچہ سلام سے پہلے پڑھنا افضل ہے، اور اس کے لئے کسی وقت اور تعداد کی تعیین نہیں ہے، صرف ایک بار ہی نہیں اسے کئی بار پڑھا جا سکتا ہے.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ ایسے ہی سکھاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: تم میں سے جب کسی کے سامنے کوئی معاملہ پیش آئے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے، اور یہ دعا پڑھے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلاَمُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي)) اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی مدد سے بھلائی طلب کرتا ہوں، اور تیری قدرت کی مدد سے تجھ سے طاقت چاہتا ہوں، اور تیرے فضل و کرم کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ تو ہی قدرت والا

ہے اور میں عاجز ہوں، اور تو جانتا ہے، میں نہیں جانتا، اور تو غیب کی باتیں جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام (ممکن ہو تو کام کا نام لیں) دین و دنیا کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے میرے لئے بہتر ہے تو یہ کام مجھ پر آسان کر دے، پھر مجھے اس کام میں برکت دے، اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام دین و دنیا کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے میرے لئے برا ہے تو مجھ سے اس کام کو دور رکھ اور مجھے اس کام سے باز رکھ، اور میرے لئے بہتری مقدر کر دے جہاں بھی ہو، اور پھر مجھے اس پر راضی اور مطمئن کر دے۔ (صحیح بخاری: 6382)

275. **<u>نماز فجر کے بعد اپنی جگہ بیٹھنے</u>** اور سورج اوپر اٹھنے کے بعد دو رکعت پڑھنے کی فضیلت یہ ہے کہ اس سے مکمل حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **((مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ))** (جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، پھر سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا، پھر دو رکعت نماز ادا کی اسے ایک مکمل حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے) (الترمذی: حسن).

276. **<u>نماز چاشت</u> (صلاۃ الضحی) کی فضیلت:** سیدنا ابوذر کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **((يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ ، وَنَهِيٌ عَنْ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنْ الضُّحَى))** (تمہیں ہر صبح اپنے جوڑوں کی طرف صدقہ دینا چاہیے، چنانچہ (سبحان اللہ) کہنا صدقہ ہے، (الحمد للہ) کہنا صدقہ ہے، (لاإلہ إلا اللہ) کہنا صدقہ ہے، (اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے)، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، ان تمام کاموں کی جگہ چاشت کی دو رکعت ادا کر لینا کافی ہے) (مسلم)، سیدنا ابوالدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **((قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ابْنَ آدَمَ ، ارْكَعْ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ))** (اے آدم کے بیٹے: دن کے شروع میں میرے لیے چار رکعت نماز ادا کر میں تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہو جاؤں گا) (ترمذی: صحیح).

277. **نمازِ چاشت (صلاۃ الضحی) سورج کی دھوپ تیز ہونے کے بعد ادا کرنا سنت ہے.** سیدنا زید بن ارقم کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **((صلاة الأوَّابين حين ترمَضُ الفِصالُ))** (توبہ کرنے والوں کی نماز اس وقت ہے (یعنی چاشت کی نماز: سورج کی دھوپ تیز ہونے کے وقت) جب اونٹوں کی بچوں کو گرمی محسوس ہو) (مسلم).

278. **<u>وضو کرنے کے بعد دو رکعت</u> نماز ادا کرنا جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے ہے:** سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نمازِ فجر کے بعد بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے بلال: اسلام لانے کے بعد تمہارا کونسا ایسا عمل ہے جو تمہارے نزدیک زیادہ امید افزاء ہے، کیونکہ آج رات میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے اس سے زیادہ کوئی امید افزاء عمل نہیں کیا کہ دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں، تو جتنی اللہ تعالی کو منظور ہو نماز ادا کر لیتا ہوں) (متفق علیہ).

279. **مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنا چاہیے:** سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ)) (جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے) (متفق علیہ).

280. **کسی نعمت حاصل ہونے، یا خوشی کے موقع پر سجدہ شکر ادا کرنا مسنون ہے:** ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ایسی خبر آتی جس سے آپ خوش ہوتے تو اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں پڑتے) (ابن ماجہ: حسن).

281. نماز کا مختصر طریقہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کاارشادِ گرامی ہے : (صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي) (نماز ایسے پڑھو جیسے تم مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو) (متفق علیہ)

- نمازی کو چاہیے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو ہر فرض و نفل میں قبلہ کی طرف رخ کرے، فرض نماز میں قبلہ کی طرف رخ کرنا نماز کا رکن ہے. لیکن جو شخص بیماری ، یا جہاز، ریل گاڑی اور کشتی وغیرہ میں سواری کی وجہ سے قبلہ کی طرف رخ نہ کر سکتا ہو اسے حکم ہے کہ اس کا جدھر بھی رخ ہو نماز پڑھ سکتا ہے.
- سواری اور جانور پر سوار ہو کر نفلی نماز اور وتر ادا کرنے والے لیے مستحب ہے کہ اگر ممکن ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرلے اور پھر سواری جس طرف سواری کا رخ ہو نماز پڑھتا رہے.
- نمازی کے لیے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنی واجب ہے، اور یہ نماز کا رکن ہے، لیکن درج ذیل پر نہیں: نماز خوف اور شدید لڑائی میں نماز ادا کرنے والے کے لیے سوار ہو کر بھی نماز ادا کرنا جائز ہے، اور وہ مریض جو قیام سے عاجز ہو اگر استطاعت ہو تو بیٹھ کر نماز ادا کرے، وگرنہ پہلو کے بل لیٹ کر. بیٹھ کر نماز ادا کرنے والا اگر زمین پر سجدہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ سجدہ رکوع سے کچھ نیچا کرے گا.
- سترہ کے پیچھے اس کے قریب ہو کر نماز ادا کرنا چاہیے . نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکنا واجب ہے، چاہے مسجد حرام میں ہی ہو.
- پھر تکبیر تحریمہ "اللہ اکبر" کہہ کر نماز شروع کرے، تکبیر تحریمہ نماز کا رکن ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "نماز کی کنجی وضوء اور اس کی تحریم تکبیر اور نماز کی تحلیل سلام ہے" .
- تکبیر کے ساتھ یا تکبیر کے بعد یا قبل رفع الیدین کرے، یہ سب سنت سے ثابت ہے. رفع الیدین کرتے وقت اپنی ہتھیلیاں کندھوں کے برابر کرے، اور بعض اوقات انہیں کانوں کے کنارے کے برابر کرے
- پھر تکبیر تحریمہ کے بعد اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے، یہ انبیاء کرام کی سنت میں سے ہے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے صحابہ کرام کو اس کا حکم دیا، چنانچہ ہاتھ چھوڑ کر لٹکانا جائز نہیں ہے. دونوں ہاتھ سینے پر رکھے، اس میں مرد اور عورت برابر ہیں. سینے کے علاوہ کہیں اور رکھنا یا تو ضعیف ہے، یا پھر اس کی کوئی اصل نہیں.
- قیام کی حالت میں سجدہ والی جگہ پر نظر رکھے . دائیں اور بائیں التفات نہ کرے، کیونکہ التفات سے شیطان بندے کی نماز سے کچھ چھین لیتا ہے.
- پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ بعض دعاؤں سے استفتاح کرے، یہ دعائیں بہت ہیں، جن میں سے مشہور یہ ہے: "سُبحانك الله وبحمدِك , وتبارك اسمُك وتعالى جدُّك , ولا إله غيرك" اے اللہ تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اور تیرا نام بابرکت ہے، اور تیری شان بلند ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں"

- پھر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے۔ اور " بسم اللہ الرحمٰن الرحیم " پڑھے۔ پھر مکمل سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرے۔- بسم اللہ سورۃ میں شامل ہے - سورۃ فاتحہ نماز کا رکن ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی، چنانچہ ہر ایک کو اسے پڑھنا چاہیے۔ پہلی دونوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا کچھ آیات کی قراءت مسنون ہے۔
- پھر تکبیر تحریمہ میں بیان کردہ طریقہ کے مطابق رفع الیدین کرے۔ اور رکوع کے لیے تکبیر کہے، یہ تکبیر واجب ہے۔ پھر اس طرح رکوع کرے کہ اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے، اور ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر گھٹنوں پر اس طرح رکھے گویا کہ گھٹنے پکڑے ہوئے ہیں۔ اپنی کمر کو سیدھا پھیلائے کہ اگر اس پر پانی گرایا جائے تو ٹھر جائے۔ نہ تو سر کو جھکا کر رکھے، اور نہ ہی اٹھا کر بلکہ کمر کے برابر رکھے۔ اپنی دونوں کہنیاں پہلوؤں سے دور رکھے۔ رکوع میں تین بار یا اس سے زیادہ (سبحان ربی العظیم) کہے۔
- پھر رکوع سے اپنا سر اٹھاتے ہوئے "سمع الله لمن حمده " کہے، رکوع سے اٹھ کر سابقہ طریقہ کے مطابق رفع الیدین کرے۔ پھر اعتدال اور اطمنان سے کھڑا ہو حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پکڑ لے، اس قومہ میں " ربنا و لك الحمد " کہے، اور دوسری مسنون دعائیں پڑھے۔
- پھر اس طرح سے سجدہ کرے کہ ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر کندھوں کے برابر رکھے۔ انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے۔ بازو زمین سے بلند کر کے رکھے، اور کتے کی طرح نہ پھیلائے۔ سجدے میں اعتدال کرنا واجب ہے، وہ اس طرح کہ سجدے کے سارے اعضاء: پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر برابر سہارا لے۔ سجدہ میں تین یا اس سے زیادہ بار " سبحان ربی الاعلی " کہے، سجدہ میں کثرت سے دعاء کرنا مستحب ہے، کیونکہ یہ قبولیت کی کا مقام ہے۔ سجدہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز نہیں۔
- پھر سجدہ سے سر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہے، اور اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرکے اور بایاں پاؤں بچھا کر کے اطمئنان سے اس پر بیٹھے۔ اس جلسہ میں "اللهم اغفرلي، وارحمني، واجبرني، وارفعني، و عافني و ارزقني " کہے: اے اللہ مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور میری حالت درست فرما، اور میرے درجات بلند فرما، مجھے عافیت سے نواز، اور مجھے روزی عطا فرما۔ اور اگر چاہے تو یہ دعا پڑھے " رب اغفرلي، رب اغفر لی " اے پروردگار مجھے بخش دے، مجھے بخش دے۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ کرے۔
- جب دوسرے سجدے سے سر اٹھائے اور دوسری رکعت کے لیے اٹھنا چاہے تو تکبیر کہے۔ اٹھنے سے قبل بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر چلی جائے، یہ جلسہ استراحت سنت سے ثابت ہے۔ دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح ادا کرے۔ لیکن دعاء استفتاح نہیں پڑھے گا۔ دوسری رکعت پہلی سے چھوٹی کرے۔
- جب دوسری رکعت سے فارغ ہو تو تشہد کے لیے بیٹھے، دو سجدوں کے مابین بیٹھنے کی طرح بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھے۔ اپنی دائیں ہتھیلی دائیں گھٹنے اور ران پر رکھے، بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے اور ران پر پھیلا کر رکھے۔ دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرکے رکھے، اور انگشت شہادت کے ساتھ قبلہ کی جانب اشارہ کرے۔ اور یہ الفاظ کہتے ہوے تشہد پڑھے: "التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ

أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"، سب درود وظیفے اللہ ہی کے لیے ہیں، اور سب عجز و نیاز اور سب صدقے و خیرات بھی اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام اور اللہ کی برکتیں اور اس کی رحمتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اس کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں ."

- تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کی قرآت کرے.
- پھر آخری تشھد کے لیے بیٹھے .اس تشھد میں بھی پہلے تشھد والے ہی کام کرے . صرف اتنا ہے کہ اس میں تورک کرکے بیٹھے، یعنی اپنا بایاں پاؤں دائیں پنڈلی کے نیچے سے نکال لے. اور دایاں پاؤں کھڑا کرکے رکھے.
- اس تشھد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا واجب ہے، جس کے یہ الفاظ ہیں : "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ" اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر رحم و کرم فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحم و کرم فرمایا، یقینا تو تعریف والا اور بڑی بزرگی والا ہے، اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقینا تو تعریف کے لائق اور بڑی بزرگی والا ہے.
- پھر اللہ تعالی سے چار اشیاء سے پناہ مانگتے ہوئے یہ دعاء پڑھے: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ" اے اللہ بیشک میں جہنم اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہو، اور زندگی اور موت اور مسیح الدجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں"، پھر وہ دعاء کرے جو کتاب و سنت میں ثابت ہے، اگر ان میں سے اسے کچھ یاد نہ ہو تو پھر اسے دین و دنیا کی بھلائی کے لیے جو دعا آسان لگے وہ کرے.
- پھر اپنے دائیں جانب سلام پھیرے، یہ نماز کا رکن ہے، سلام اس طرح پھیرے کہ اس کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آنے لگے .اور پھر اپنے بائیں جانب سلام پھیرے کہ بائیں رخسار کی سفیدی نظر آنے لگے.
- سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ (استغفر اللہ) کہے. پھر مسنون اذکار کہے.